عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

INTERNATIONAL URDU WEEKLY

KHATME NUBUWWAT

KARACHI PAKISTAN

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

۹

۲۹ر صفر المظفر تا ۵ ربیع الاول ۱۴۱۶ھ بمطابق ۲۸ جولائی تا ۳ اگست ۱۹۹۵ء

حقوقِ انسانی کے
نام نہاد علمبرداروں کا
بے بنیاد واویلا

فلسفۂ ختمِ نبوّت

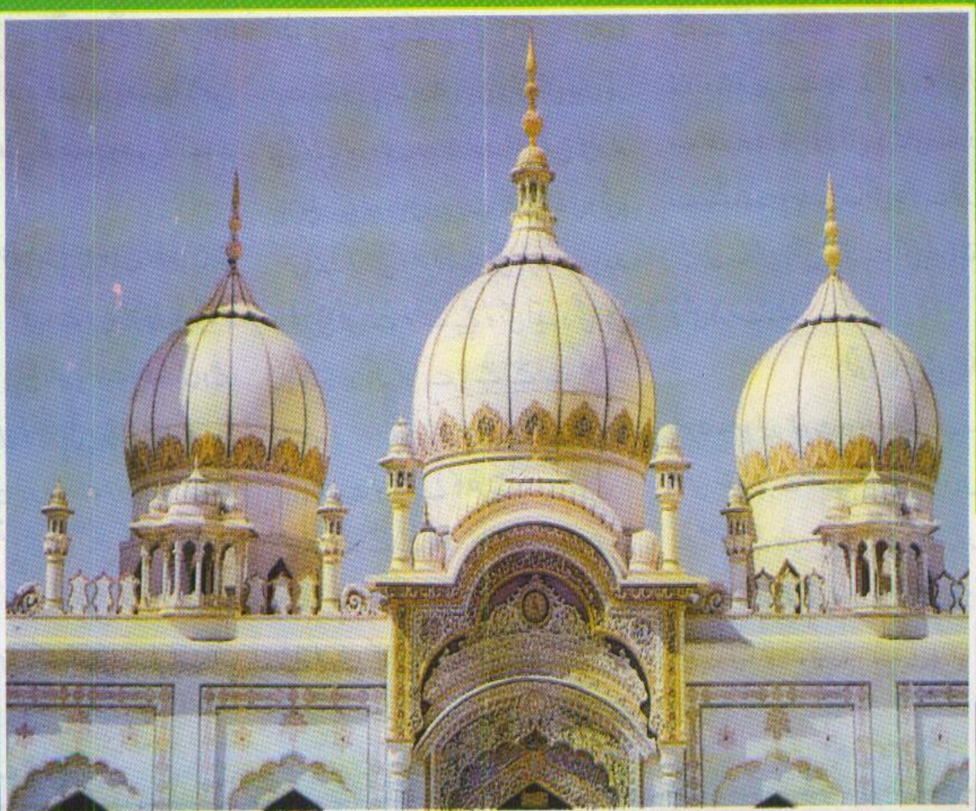

آپ کے مسائل

مولانا مفتی منیر احمد اخون

۳۔ عورت کے غسل کا یہی طریقہ ہے جو مرد کے غسل کا ہے البتہ عورت کے بال اکٹھے کرکے سینے پر ڈال دیں' پیٹھ پر نہ چھوڑیں۔

حکم المراة فی الغسل کحکم الرجل ولا یرسل شعرھا علی ظھرھا کذافی التتار خانیہ ناقلا" عن شرح الطحاوی

(فتاوی عالمگیری ج ا ص ۱۵۸'۱۵۹)

(ii) عورت اپنے مرحوم شوہر کو غسل دے سکتی ہے لیکن شوہر اپنی مرحومہ بیوی کو غسل نہیں دے سکتا۔ اور نہ بغیر کپڑے کے اس کے بدن کو چھو سکتا ہے البتہ دیکھنا اور جنازہ اٹھانا جائز ہے۔

ویجوز للمراة ان تغسل زوجھا اذالم یحدث بعد موتہ مایوجب البینونة من تقبیل ابن زوجھا اوابیہ......

(فتاوی عالمگیری ج ا ص ۱۶۰)

یمنع زوجھا من غسلھا ومسھا لا من النظر الیھا علی الاصح وھی لاتمنع من ذلک

(فتاوی شامی ج ۲ باب صلوة الجنازة)

(۴) جب میت کو غسل دے کر چو کتر چارپائی بچھا کر کفن کو تین دفعہ یا پانچ دفعہ یا سات دفعہ لوبان وغیرہ کی دھونی دو پھر کفن کو چارپائی پر بچھا کر میت کو اس پر لٹادو اور ناک کان اور منہ سے روئی جو غسل کے وقت رکھی گئی تھی نکال دو لیکن کفن بچھانے اور میت کو اس میں کفنانے کا طریقہ مرد و عورت کے لئے مختلف ہے اس لئے دونوں کی تفصیل الگ الگ لکھی جاتی ہے۔

(I) مرد کو کفنانے کا طریقہ:

مرد کو کفنانے کا طریقہ یہ ہے کہ چارپائی پر پہلے لفافہ بچھا کر اس پر ازار بچھادو پھر کرتہ (قمیص) کا نچلا نصف حصہ بچھادو اور اوپر کا باقی حصہ سمیٹ کر سرہانے کی طرف رکھ دو' پھر میت کو غسل کے تختہ سے آہستگی سے اٹھا کر اس بچھے ہوئے کفن پر لٹادو اور قمیص کا جو نصف حصہ سرہانے کی طرف رکھا تھا اس کو سر کی طرف الٹ دو کہ قمیص کا سوراخ (گریبان) گلے میں آجائے اور پیروں کی طرف بڑھادو' جب اس طرح قمیص (کرتہ) پہنا چکے تو غسل کے بعد جو تہبند میت کے بدن پر ڈالا گیا تھا وہ نکال دو اور اس کے سر اور داڑھی پر عطر وغیرہ کوئی خوشبو لگادو یاد رہے کہ مرد کو زعفران نہیں لگانا چاہئے' پھر پیشانی' ناک اور دونوں ہتھیلیوں اور دونوں گھٹنوں اور دونوں پاؤں پر (کہ جن اعضاء پر آدمی سجدہ کرتا ہے) کافور مل دو۔ اس کے بعد ازار کا بایاں پلہ (کنارہ) میت کے اوپر لپیٹ دو پھر دایاں لپیٹو' یعنی بایاں پلہ نیچے رہے اور دایاں اوپر پھر لفافہ اسی طرح لپیٹو کہ بایاں پلہ نیچے اور دایاں اوپر رہے' پھر کپڑے کی دھجی (کتر) لے کر کفن کو سر اور پاؤں کی طرف سے باندھ دو اور بیچ میں سے کمر کے نیچے کو بھی ایک دھجی نکال کر باندھ دو تاکہ ہوا سے یا ہلنے جلنے سے کھل نہ جائے۔

(ii) عورت کو کفنانے کا طریقہ:

عورت کے لئے پہلے لفافہ بچھا کر اس پر سینہ بند اور سینہ بند پر ازار بچھاؤ اور قمیص پھر قمیص کا نچلا حصہ بچھاؤ اور اوپر کا باقی حصہ سمیٹ کر سرہانے کی طرف دکھلاؤ' پھر میت کو غسل کے تختے سے آہستگی سے اٹھا کر اس بچھے ہوئے کفن پر لٹادو اور قمیص کا جو نصف حصہ سرہانے کی طرف رکھا تھا اس کو سر کی طرف الٹ دو کہ قمیص کا سوراخ (گریبان) گلے میں آجائے اور پیروں کی طرف بڑھاؤ' جب اس طرح قمیص پہنا چکو تو جو تہ بند غسل کے بعد عورت کے بدن پر ڈالا گیا تھا وہ نکال دو اور اس کے سر پر عطر وغیرہ کوئی خوشبو لگادو' عورت کو زعفران بھی لگا سکتے ہیں پھر پیشانی' ناک اور دونوں ہتھیلیوں اور دونوں گھٹنوں اور دونوں پاؤں پر کافور مل دو پھر سر کے بالوں کو دو حصے کرکے قمیص کے اوپر سینہ پر ڈال دو' ایک حصہ داہنی طرف اور دوسرا حصہ بائیں طرف پھر سربند یعنی اوڑھنی سر پر اور بالوں پر ڈال دو ان کو باندھنا یا لپیٹنا نہیں چاہئے۔

اس کے بعد میت کے اوپر ازار اس طرح لپیٹو کہ بایاں پلہ (کنارہ) نیچے اور دایاں اوپر رہے' سربند اس کے اندر آجائیگا' اس کے بعد سینہ بند' سینہ کے اوپر بغلوں سے نکال کر گھٹنوں تک دائیں' بائیں سے باندھو پھر لفافہ اسطرح لپیٹو کہ بایا پلہ نیچے اور دایاں اوپر رہے' اس کے بعد دھجی (کتر) سے کفن کے سر اور پاؤں کی طرف سے باندھ دو اور بیچ میں کمر کے نیچے کو بھی ایک بڑی دھجی نکال کر باندھ دو' تاکہ ہلنے جلنے سے کھل نہ جائے۔

مذکورہ بالا ترکیب سے سینہ بند ازار کے اوپر اور لفافہ کے اندر ہوگا' لیکن اگر اس کو قمیص کے اوپر ازار سے پہلے باندھ دیا جائے تب بھی جائز ہے اور اگر تمام کپڑوں کے اوپر (یعنی لفافہ سے بھی باہر) باندھ دیں تو بھی درست ہے۔

(فتاوی عالمگیری ج ا ص ۱۶۰)

نمبر ۵۔ مرد اور عورت دونوں کیلئے سب سے اچھا کفن سفید کپڑے کا ہے' نیا اور پرانا دونوں یکساں ہے' اس کے علاوہ حریر' ابریشم' معصفر اور مزعفر کپڑے کا کفن عورتوں کیلئے بلاکراہت جائز ہے مگر مردوں کیلئے مکروہ ہے۔

(جاری ہے)

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

INTERNATIONAL URDU WEEKLY
KHATME NUBUWWAT
KARACHI PAKISTAN

ہفت روزہ ختم نبوت

۲۹ صفر تا ۵ ربیع الاول ۱۴۱۶ھ
مطابق ۲۸ جولائی تا ۳ اگست ۱۹۹۵ء

جلد نمبر ۱۴
شمارہ نمبر ۹

سرپرست
حضرت مولانا خواجہ خان محمد زید مجدہ

مدیر اعلیٰ
حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

مدیر مسئول
عبدالرحمن باوا

مجلس ادارت
مولانا عزیز الرحمن جالندھری ○ مولانا اللہ وسایا
مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر ○ مولانا منظور احمد حسینی
مولانا محمد جمیل خان ○ مولانا سعید احمد جلالپوری

مدیر
حسین احمد نجیب

سرکولیشن منیجر
عبداللہ ملک

قانونی مشیر
حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ

نمائندہ ویسٹرن زون
ارشد دوست محمد

اس شمارے میں

چیلنج کا جواب ۴
فلسفہ ختم نبوت ۱۰
حقوق انسانی کے نام نہاد علمبرداروں کا بے بنیاد واویلا ۱۵
تحریک ختم نبوت (منزل بہ منزل) ۲۰
KALIMAH ISLAMIC # THE # DEBASE # QADIANIS ۲۶

اندرون ملک چندہ
سالانہ ۱۴۰ روپے
ششماہی ۷۵
سہ ماہی ۳۵ روپے

بیرون ملک چندہ
امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا ۱۰۰ ڈالر ○ یورپ اور افریقہ ۷۰ ڈالر
○ متحدہ عرب امارات و انڈیا ۵۰ ڈالر
چیک / ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت — الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ اکاؤنٹ نمبر ۳۳ کراچی پاکستان ارسال کریں

قیمت ۳ روپے

رابطہ دفتر
جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ) پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی
فون 7780337

مرکزی دفتر
حضوری باغ روڈ ملتان فون نمبر 40978

LONDON OFFICE
35 STOCKWELL GREEN
LONDON SW9 9HZ U.K.
PHONE: 071-737-8199.

پبلشر عبدالرحمن باوا | طابع سید شاہد حسن | مطبع القادر پرنٹنگ پریس | مقام اشاعت ۱۰۲ بنوری ٹاؤن کراچی

قادیانیوں کے امام مرزا طاہر احمد کے

چیلنج کا جواب

جرمنی کے قادیانیوں نے مرزا طاہر احمد کا ایک چیلنج شائع کیا ہے' جس کا عنوان ہے

"حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ کا"

"مخالفین کو چیلنج"

مرزا طاہر کا یہ چیلنج "جھوٹ کی پٹاری" ہے ہم اس کا ایک ایک جملہ بلفظہ نقل کر کے اس کی حقیقت واضح کرتے ہیں' ہم مرزا طاہر کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ اس نے ہمیں ایک بار قارئین کرام کے سامنے پھر "قادیانیت کی لاش" کے پوسٹ مارٹم کا موقع فراہم کیا۔

واللہ یقول الحق وھو یھدی السبیل۔

○

"ہم بڑے فخر سے کہتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) رسول اللہ کی پیش گوئیوں کے مطابق امتی نبی تھے"۔

جواب:------مرزا غلام احمد قادیانی کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیش گوئیوں کا مصداق کہنا مرزا طاہر کا سب سے بڑا جھوٹ ہے' کیونکہ مرزا قادیانی پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیش گوئیوں کا ایک حرف بھی صادق نہیں آتا' بطور مثال مرزا طاہر کے والد مرزا محمود کی کتاب حقیقۃ النبوۃ ص ۱۹۲ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیش گوئی نقل کرتا ہوں' جس کا ترجمہ خود مرزا محمود کے قلم سے درج ذیل ہے:

"انبیاء علاتی بھائیوں کی طرح ہوتے ہیں' ان کی مائیں تو مختلف ہوتی ہیں اور دین ایک ہوتا ہے' اور میں عیسیٰ بن مریم سے سب سے زیادہ تعلق رکھنے والا ہوں' کیونکہ اس کے اور میرے درمیان کوئی نبی نہیں' اور وہ نازل ہونے والا ہے۔ پس جب اسے دیکھو تو اسے پہچان لو کہ وہ درمیانہ قامت' سرخی سفیدی ملا ہوا رنگ' زرد کپڑے پہنے ہوئے' اس کے سر سے پانی ٹپک رہا ہو گا گو سر پر پانی نہ ہی ڈالا ہو' اور وہ صلیب کو توڑ دے گا' اور خنزیر کو قتل کرے گا' اور جزیہ ترک کر دے گا' اس کے زمانہ میں سب مذاہب ہلاک ہو جائیں گے اور صرف اسلام رہ جائے گا' اور شیر اونٹوں کے ساتھ' اور چیتے گائے بیلوں کے ساتھ اور بھیڑیے بکریوں کے ساتھ چرتے پھریں گے' اور بچے سانپوں سے کھیلیں گے' اور وہ ان کو نقصان نہ دیں گے' عیسیٰ بن مریم چالیس سال رہیں گے' اور پھر فوت ہو جائیں گے' اور مسلمان ان کے جنازہ کی نماز پڑھیں گے۔"

(حقیقۃ النبوۃ ص ۱۹۲)

اس پیش گوئی کو مرزا کے حالات سے ملایئے اور دیکھئے کہ کیا اس پیش گوئی کا ایک حرف بھی مرزا قادیانی پر صادق آتا ہے؟ نہیں! ہرگز نہیں!!

ذرا درج ذیل سوالات پر غور کیجئے!

۱۔ کیا مرزا عیسیٰ بن مریم تھا؟۔ نہیں!

۲۔ کیا مرزا سرخ و سفید رنگت کا تھا؟۔ نہیں! (اگر مرزا طاہر کو یقین نہ آئے تو آئینہ میں اپنی شکل دیکھ لیں' اور اندازہ کر لیں کہ ان کا دادا بھی ایسا ہی ہو گا)۔

۳۔ کیا مرزا زرد رنگ کے کپڑے پہنے ہوئے نازل ہوا تھا؟۔ نہیں!

۴۔ کیا اس کے سر سے پانی ٹپک رہا تھا؟۔ نہیں!

۵۔ کیا مرزا نے صلیب توڑ دی؟۔ نہیں!

۶۔ کیا خنزیر کو قتل کر دیا؟۔ نہیں!

۷۔ کیا مرزا کے زمانے میں اسلام کے سوا سارے مذاہب مٹ گئے' صرف اسلام باقی رہ گیا؟۔ نہیں!

۸۔ کیا مرزا کے زمانے میں کسی نے شیر کو اونٹوں کے ساتھ' چیتے کو گائے بیلوں کے ساتھ اور بھیڑیوں کو بکریوں کے ساتھ چرتے دیکھا؟۔ نہیں!

۹۔ کیا کسی نے قادیانی بچوں کو سانپوں کے ساتھ کھیلتے دیکھا؟۔ نہیں!

۱۰۔ کیا مرزا دعویٰ مسیحیت کے بعد چالیس سال زمین پر ٹھہرا؟۔ نہیں! (بلکہ اس نے ۱۸۹۱ء میں مسیح ہونے کا دعویٰ کیا' اور ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو مر گیا۔ مدت قیام کل ۱۷ سال ۴ مہینے' ۲۵ دن۔)

۱۱۔ کیا مسلمانوں نے اس کی نماز جنازہ پڑھی؟۔ نہیں!

معلوم ہوا کہ مرزا' آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیش گوئیوں کا مصداق نہیں تھا' لہٰذا مرزا کا دعویٰ بھی جھوٹا' اور مرزا طاہر کا اس پر فخر بھی جھوٹا۔ اب وہ اپنے حق میں' اپنے دادا کے حق میں اور اس جھوٹے کو ماننے والوں کے حق میں جتنی بار چاہیں "لعنۃ اللہ علی الکاذبین" پڑھ لیں۔

○

"رسول اللہ کی پیش گوئیاں لازماً سچی ہیں"۔

جواب:—— آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیش گوئیاں بلاشبہ سچی ہیں' برحق ہیں' اور ہر مسلمان ان پر ایمان رکھتا ہے۔ لیکن مرزا طاہر کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیش گوئیوں کو سچی کہنا اس کا جھوٹ ہے۔" واللہ یشھد ان المنافقین لکاذبون۔" اس لئے کہ اگر وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس پیش

گوئی کو' جو ابھی نمبر ایک میں نقل کی گئی' سچی سمجھتا تو اپنے دادا مرزا غلام احمد کو ہر گز مسیح موعود نہ سمجھتا' بلکہ اس پر سو سو بار لعنت بھیجتا۔

اب آنحضرت ﷺ کی ایک اور پیش گوئی ملاحظہ فرمائیں:

آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہونے کے بعد شادی کریں گے' اور ان کے اولاد ہوگی' یتزوج ویولدلہ۔

(مشکوۃ ص ۴۸۰)

مرزا غلام احمد لکھتا ہے کہ اس پیش گوئی میں شادی سے خاص شادی اور اولاد سے خاص اولاد مراد ہے جو بطور نشان کے ہوگی' یعنی محمدی بیگم سے مرزا کی شادی ہوگی اور اس سے خاص اولاد پیدا ہوگی۔

(ضمیمہ انجام آتھم ص ۵۳)

دنیا جانتی ہے کہ مرزا کی محمدی بیگم سے یہ شادی نہیں ہوئی' اس سے خاص اولاد کے پیدا ہونے کا کیا سوال؟ "نہ رہے بانس نہ بجے بانسری"

اگر مرزا طاہر آنحضرت ﷺ کی اس پیش گوئی کو سچی سمجھتا تو لازماً مرزا غلام احمد کو جھوٹا جانتا کیونکہ آنحضرت ﷺ کی پیش گوئی مرزا قادیانی کے حق میں پوری نہیں ہوئی۔

معلوم ہوا کہ مرزا طاہر کو آنحضرت ﷺ کی پیش گوئیوں پر ایمان نہیں' اور اس کا یہ دعویٰ جھوٹا ہے کہ "آنحضرت ﷺ کی پیش گوئیاں پوری ہو چکی ہیں"۔ اب وہ جتنی بار چاہے اپنے لئے "لعنۃ اللہ علی الکاذبین" کا وظیفہ پڑھے' اور قادیانیوں کو بھی چاہئے کہ مرزا طاہر کے حق میں یہ وظیفہ دن رات پڑھا کریں۔

○

"کوئی مسیح سچا نہیں ہو سکتا جب تک نبی اور رسول ہونے کا دعویٰ نہ کرے"۔

جواب:------ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جب نازل ہوں گے تو سب کو معلوم ہوگا کہ یہ وہی عیسیٰ بن مریم رسول اللہ ہیں جو بنی اسرائیل کی طرف مبعوث ہوئے تھے' اس لئے نہ ان کو نبوت و رسالت کا دعویٰ کرنے کی ضرورت ہوگی' نہ اپنی رسالت و نبوت منوانے کے لئے کاغذی پتنگ اڑانے کی حاجت ہوگی۔ چنانچہ کسی حدیث سے ثابت نہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہونے کے بعد یہ دعویٰ کریں گے:

"یاایھا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعا"

معلوم ہوا کہ مرزا قادیانی کا رسالت و نبوت کے دعوے کرنا خالص جھوٹ تھا' اور مرزا طاہر کا یہ کہنا کہ "سچا مسیح نہیں آسکتا جب تک کہ وہ رسول اور نبی ہونے کا دعویٰ نہ کرے" یہ بھی نرا جھوٹ ہے۔

اب اس جھوٹ پر مرزا طاہر اپنے اور اپنے دادا کے حق میں جتنی بار چاہے "لعنۃ اللہ علی الکاذبین" کا وظیفہ پڑھا کرے۔

○

"مرزا طاہر کی مندرجہ بالا عبارت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اس کے دادا (مرزا غلام احمد قادیانی) نے نبی و رسول ہونے کا دعویٰ کیا ہے"۔

ادھر مرزا قادیانی کہتا ہے کہ مدعی نبوت ملعون ہے' کاذب ہے' کافر ہے' اور دائرہ اسلام سے خارج ہے' چنانچہ اپنے اشتہار ۲۰ شعبان ۱۳۱۴ھ (مطابق ۲۵ جنوری ۱۸۹۷ء) میں لکھتا ہے:

"ان پر واضح رہے کہ ہم بھی مدعی نبوت پر لعنت بھیجتے ہیں"۔

(مجموعہ اشتہارات ص ۲۹۷ ج ۲)

۲ اکتوبر ۱۸۹۱ء کے اشتہار میں لکھتا ہے:

"سیدنا و مولانا حضرت محمد مصطفی ﷺ ختم المرسلین کے بعد کسی دوسرے مدعی نبوت و رسالت کو کاذب اور کافر جانتا ہوں"۔

(مجموعہ اشتہارات ص ۲۳۰ ج ۱)

اور اپنے رسالہ "آسمانی فیصلہ" میں لکھتا ہے:

"میں نبوت کا مدعی نہیں' بلکہ ایسے مدعی کو اسلام سے خارج سمجھتا ہوں"۔

(آسمانی فیصلہ ص ۳)

گویا مرزا طاہر کے جھوٹے عقیدے کے مطابق اس کا دادا چونکہ مدعی نبوت تھا اس لئے ملعون تھا' کاذب تھا' کافر تھا اور دائرہ اسلام سے خارج تھا۔ مرزا طاہر کو چاہیے کہ ایسے کاذب و کافر اور ملعون پر صبح و شام ایک ایک تسبیح لعنۃ اللہ علی الکاذبین کی پڑھا کرے۔

○

"جب مباہلہ کا چیلنج دیں تو اس وقت تو یہ ہزار بہانے بنا کر بھاگتے ہیں"۔

جواب:------ یہ مرزا طاہر کا سفید جھوٹ ہے کہ ان کے مخالفین ان کا چیلنج قبول نہیں کرتے' بلکہ بہانے بنا کر بھاگ جاتے ہیں۔ امید ہے کہ اس سفید جھوٹ پر ان کو قادیانی بھی ہزار بار لعنۃ اللہ علی الکاذبین کا تحفہ دیں گے۔

واقعہ یہ ہے کہ مرزا طاہر نے جون ۱۹۸۸ء میں مسلمانوں کو مباہلہ کا چیلنج دیا تھا' مسلمانوں نے اس چیلنج کو علی الاعلان قبول کیا' لیکن "مرزا بھاگ گیا"۔ خود راقم الحروف کے نام بھی مرزا طاہر نے مباہلہ کے چیلنج کی ایک کاپی بھجوائی تھی' میں نے مرزا طاہر کے چیلنج کو قبول کرتے ہوئے ان کو لکھا کہ تمہارے ذمہ مباہلوں کا جو پچاس سالہ قرضہ ہے' پہلے تو اس کو ادا کیجئے۔ اور پھر وقت اور تاریخ کا اور جگہ کا تعین کر کے مجھے اطلاع فرمایئے' آپ جہاں کہیں گے' اور جب کہیں گے مباہلہ کے لئے حاضر ہو جاؤں گا"۔ میرا یہ جواب "مرزا طاہر کے نام" سے چھپا ہوا موجود ہے۔ جس میں میں نے جلی قلم سے لکھا تھا:

"آیئے! اس فقیر کے مقابلہ میں میدان مباہلہ میں قدم رکھئے' اور پھر میرے مولائے کریم کی عزت و جلال اور قہری تجلی کا کھلی آنکھوں تماشا دیکھیے۔ آنحضرت ﷺ نے نصاریٰ نجران کے بارے میں فرمایا تھا کہ اگر وہ مباہلہ کے لئے نکل آتے تو ان کے درختوں پر ایک پرندہ بھی زندہ نہ بچتا۔ آیئے!

آنحضرت ﷺ کے ایک ادنیٰ امتی کے مقابلے میں میدان مباہلہ میں نکل کر آنحضرت ﷺ کی ختم نبوت کا اعجاز ایک بار پھر دیکھ لیجئے"۔

مجھے یقین تھا کہ مرزا طاہر محمد رسول اللہ ﷺ کے کسی ادنیٰ غلام کے مقابلہ میں بھی میدان مباہلہ میں اترنے کی کبھی جرات نہیں کر سکتا' کیونکہ اس کو سوفیصد یقین ہے کہ وہ خود بھی' اس کا باپ بھی' اس کا دادا بھی' سب کے سب جھوٹے ہیں۔ اس لئے میں نے مرزا طاہر کی غیرت کو للکارتے ہوئے مزید لکھا تھا:

"اس ناکارہ کا خیال ہے کہ آپ آگ کے اس سمندر میں کودنا کسی حال میں قبول نہیں کریں گے' اپنے باپ دادا کی طرح ذلت کی موت مرنا تو پسند کریں گے' لیکن آنحضرت ﷺ کے اس نالائق امتی کے مقابلہ میں میدان مباہلہ میں اترنے کی جرات نہیں کریں گے"۔

مرزا طاہر کو اگر ذرا بھی غیرت ہوتی اور اس کو اپنی سچائی کا ذرا بھی خیال ہوتا تو میرے ان الفاظ کو پڑھ کر ممکن نہیں تھا کہ کم از کم میرے اس دعوے ہی کو جھوٹا ثابت کرنے کے لئے میدان مباہلہ میں نہ آتا' لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ کے طفیل آپؐ کے ایک نالائق امتی کے الفاظ کی لاج رکھ لی' مرزا طاہر نے ذلت کی موت مرنا تو پسند کیا مگر اس نے میدان مباہلہ میں اترنے کی جرات نہ کی' اس طرح میری پیش گوئی سچی نکلی۔

میرے اس خط کے جواب میں مرزا طاہر کے سیکرٹری کا جواب آیا کہ مباہلہ کے لئے میدان مباہلہ میں آمنے سامنے آنے کی ضرورت نہیں' تم بھی گھر بیٹھے مرزا طاہر کی طرح "لعنۃ اللہ علی الکاذبین" کی پتنگ بازی کرتے رہو' بس اسی کا نام مباہلہ ہے۔

اس کے جواب میں اس ناکارہ نے "مرزا طاہر پر اتمام حجت" نامی رسالہ شائع کیا۔ جس میں قرآن و حدیث اور خود مرزا غلام احمد کی تحریروں سے ثابت کیا کہ مباہلہ کا مسنون اور صحیح طریقہ یہ ہے کہ دونوں فریق ایک میدان میں جمع ہوں اور مل کر "لعنۃ اللہ علی الکاذبین" کہیں۔ میں نے اس رسالہ میں مرزا غلام احمد کی درج ذیل تحریر کا بھی حوالہ دیا کہ:

"اور میں پھر ان سب کو اللہ جل شانہ کی قسم دیتا ہوں کہ مباہلہ کے لئے تاریخ اور مقام مقرر کرکے جلد مباہلہ کے میدان میں آویں' اور اگر نہ آئے' اور نہ تکفیر و تکذیب سے باز آئے تو خدا کی لعنت کے نیچے مریں گے"۔

(انجام آتھم ص ۶۹۔ روحانی خزائن ص ۶۹ ج ۱۱)

میں نے مرزا طاہر کو یہ بھی لکھا کہ اگر آپ پاکستان نہیں آسکتے تو میں آپ کو سفر کی زحمت نہیں دیتا' چلئے اپنے "لندنی اسلام آباد" ہی کو میدان مباہلہ قرار دے کر تاریخ کا اعلان کر دیجئے۔

"یہ فقیر آپ کے مستقر پر حاضر ہو جائے گا۔ اور جتنے رفقا آپ فرمائیں گے' لاکھ دو لاکھ' دس بیس لاکھ' اپنے ساتھ لے آئے گا۔۔ دیکھئے! اب میں نے آپ کا کوئی عذر نہیں چھوڑا' اب آپ کو آپ کے دادا کے الفاظ میں غیرت دلاتا ہوں کہ:

"آپ کو اللہ جل شانہ کی قسم دیتا ہوں کہ مباہلہ کے لئے تاریخ و مقام مقرر کر کے جلد مباہلہ کے میدان میں آویں' ورنہ خدا کی لعنت کے نیچے مریں گے"۔

میرے اس چیلنج کو سات سال گزر رہے ہیں' لیکن مرزا طاہر کو اب تک جرات نہیں ہوئی کہ اس چیلنج کو قبول کرلے' میں آج تک اس کے جواب کا منتظر ہوں' لیکن وہ آج تک خدا کی لعنت کے نیچے ہے۔ اور ان شاء اللہ اسی خدائی لعنت کے نیچے مرے گا۔

مگر شاباش! مرزا طاہر کی اس غیرت و حیا پر' کہ خود مباہلے سے راہ فرار اختیار کرتا پھرتا ہے اور دوسروں پر بھاگنے کا جھوٹا الزام لگاتا ہے۔ مرزا طاہر کو چاہئے کہ اپنے اس جھوٹ پر صبح و شام "لعنۃ اللہ علی الکاذبین" پڑھا کرے۔ مرزا طاہر کی جماعت کے لوگوں کو چاہئے کہ میرے ان دونوں رسالوں "مرزا طاہر کے جواب میں" اور "مرزا طاہر پر آخری اتمام حجت" کا مطالعہ فرمائیں۔ اگر توفیق الٰہی دستگیری کرے تو مسلمان ہو جائیں' اور اگر اسلام ان کی قسمت میں نہیں تو کم سے کم مرزا طاہر کو مباہلہ پر آمادہ کرکے اسے خدائی لعنت کے نیچے سے نکالیں' ورنہ مرزا طاہر کے لئے صبح و شام ۳۱۳ مرتبہ "لعنۃ اللہ علی الکاذبین" کا وظیفہ کم سے کم چالیس دن تو ضرور پڑھ لیں۔

○

"یہ کہتے ہیں کہ جماعت احمدیہ انگریز کا خود کاشتہ پودا ہے۔۔ میں کہتا ہوں کہ یہ جھوٹ ہے۔ "لعنۃ اللہ علی الکاذبین"۔

جواب:—— یہ جھوٹ خود مرزا طاہر کے دادا مرزا غلام احمد کا ہے۔ اس نے گورنمنٹ برطانیہ سے کہا تھا کہ میرا خاندان پچاس سال سے ٹوڈی اور انگریز کا خدمت گار چلا آتا ہے' لہٰذا گورنمنٹ:

"اس خود کاشتہ پودا کی نسبت نہایت حزم اور احتیاط اور تحقیق اور توجہ سے کام لے' اور اپنے ماتحت حکام کو اشارہ فرمائے کہ وہ اس خاندان کی ثابت شدہ وفاداری اور اخلاص کا لحاظ رکھ کر مجھے اور میری جماعت کو ایک خاص عنایت اور مہربانی کی نظر سے دیکھیں"۔

(مجموعہ اشتہارات ص ۲۱ ج ۳)

اس عبارت میں مرزا قادیانی نے اپنے "خود کاشتہ پودا" ہونے کا اقرار کیا ہے اور اس کے حوالے سے اپنے لئے اور اپنی جماعت کے لئے انگریز سے "خاص نظر عنایت" اور مہربانی کی بھیک مانگی ہے۔ اب اگر یہ جھوٹ ہے تو مرزا طاہر اپنے دادا کا نام لے کر شوق سے کہیں۔ "جھوٹے پر خدا کی لعنت"۔ اور قادیانی بھی مرزا طاہر کے ساتھ مل کر کہیں: "لعنۃ اللہ علی الکاذبین"

○

"یہ کہتے ہیں کہ انہوں نے اسلامی جہاد منسوخ کر دیا میں کہتا ہوں کہ یہ

جھوٹ ہے۔"لعنۃ اللہ علی الکاذبین"۔

جواب:---- اسلامی جہاد کے منسوخ ہونے کا جھوٹ بھی مرزا غلام احمد نے بولا تھا' چنانچہ اس نے لکھا تھا کہ:

"حدیث میں ہے کہ مسیح کے وقت میں جہاد کا حکم منسوخ کر دیا جائے گا"۔

(تجلیات الٰہیہ ص ۸)

اگر یہ جھوٹ ہے تو مرزا طاہر شوق سے اپنے دادا کا نام لے کر کہے کہ "جھوٹے پر خدا کی لعنت" "لعنۃ اللہ علی الکاذبین"۔

○

"یہ کہتے ہیں حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے (ڈرگز) کی تعلیم دی۔ میں کہتا ہوں یہ جھوٹ ہے۔"لعنۃ اللہ علی الکاذبین"۔

جواب:---- یہ مرزا طاہر کا سفید جھوٹ ہے۔ کسی مسلمان نے ایسا نہیں کہا' البتہ مسلمان یہ کہتے ہیں کہ مرزا غلام احمد پلومر کی دکان سے ٹانک وائن منگواتا تھا۔

(خطوط امام بنام غلام ص ۵)

اب اپنے اس جھوٹ پر مرزا طاہر شوق سے نعرہ بلند کریں کہ "جھوٹے پر خدا کی لعنت" اور قادیانی صاحبان بھی مرزا طاہر کی آواز میں آواز ملا کر کہیں۔ "لعنۃ اللہ علی الکاذبین"

○

"یہ کہتے ہیں کہ آپ نے پچاس کتابیں اسلام کے خلاف لکھیں' میں کہتا ہوں یہ جھوٹ ہے۔"لعنۃ اللہ علی الکاذبین"۔

جواب:---- یہ بھی مرزا طاہر کا جھوٹ ہے' مرزا کی پچاس کتابیں کسی مسلمان نے نہیں لکھیں' البتہ مسلمان' مرزا غلام احمد کے اس اقرار کا حوالہ ضرور دیتے ہیں کہ:

"میری عمر کا اکثر حصہ اس سلطنت انگریزی کی تائید اور حمایت میں گذرا ہے اور میں نے ممانعت جہاد اور انگریزی اطاعت کے بارے میں اس قدر کتابیں لکھی ہیں اور اشتہار شائع کئے ہیں کہ اگر وہ رسائل اور کتابیں اکٹھی کی جائیں تو پچاس الماریاں ان سے بھر سکتی ہیں"۔

(تریاق القلوب ص ۱۵ روحانی خزائن ص ۱۵۵۔ ج ۱۵)

انگریز اسلام کا بد ترین دشمن تھا' ایسے دشمن اسلام کی تائید و حمایت کرنا' جہاد کی ممانعت کا فتویٰ دینا' اور انگریزی اطاعت کا درس دینا اسلام دشمنی تھی۔ مرزا غلام احمد کہتا ہے کہ اس نے اپنی عمر کا اکثر حصہ اسی اسلام دشمنی میں گذارا' اور اس نے رسالے اور کتابیں لکھ لکھ کر "پچاس الماریاں" بھر ڈالیں۔

مرزا طاہر اور اس کے ساتھ تمام قادیانی بڑی سریلی آواز میں یہ گیت گائیں: "ایسے دشمن اسلام پر خدا کی لعنت"۔"لعنۃ اللہ علی الکاذبین"

○

"یہ کہتے ہیں کہ ان کی وفات ناپاک حالت میں ہوئی۔ میں کہتا ہوں یہ جھوٹ ہے۔"لعنۃ اللہ علی الکاذبین"۔

جواب:---- ناپاک حالت سے شاید ہیضہ کی موت مراد ہے' جس میں دونوں راستوں سے نجاست خارج ہوتی ہے۔ مرزا قادیانی کی موت واقعی وبائی ہیضہ سے واقع ہوئی۔ چنانچہ اس کے مرض الموت کے بارے میں دست اور قے کی روایت تو مرزا طاہر کے چچا مرزا بشیر احمد نے سیرۃ المہدی میں مرزا طاہر کی دادی کے حوالے سے درج ذیل نقل کی ہے:

"حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کو پہلا دست کھانا کھانے کے بعد آیا..... لیکن کچھ دیر کے بعد آپ کو پھر حاجت ہوئی' اور غالباً ایک یا دو دفعہ رفع حاجت کے لئے آپ پاخانہ تشریف لے گئے' اس کے بعد آپ نے زیادہ ضعف محسوس کیا تو اپنے ہاتھ سے مجھے جگایا' میں اٹھی تو آپ کو اتنا ضعف تھا کہ آپ میری چارپائی پر لیٹ گئے..... اتنے میں آپ کو ایک اور دست آیا..... اس کے بعد ایک اور دست آیا' اور پھر آپ کو قے آئی..... اور حالت دگرگوں ہو گئی"۔

(سیرۃ المہدی جلد ا ص ۱۱۔۱۲)

اور یہ دست اور قے کی بیماری وبائی ہیضہ تھا' چنانچہ شیخ یعقوب علی عرفانی نے "حیات ناصر" میں میر ناصر نواب کے حوالے سے خود مرزا غلام احمد قادیانی سے نقل کیا ہے کہ:

"حضرت صاحب (مرزا قادیانی) جس رات کو بیمار ہوئے اس رات میں اپنے مقام پر جا کر سو چکا تھا۔ جب آپ کو بہت تکلیف ہوئی تو مجھے جگایا گیا تھا' جب میں حضرت صاحب (مرزا قادیانی) کے پاس پہنچا اور آپ کا حال دیکھا تو آپ نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا **"میر صاحب! مجھے وبائی ہیضہ ہو گیا ہے۔"** اس کے بعد کوئی ایسی صاف بات میرے خیال میں نہیں فرمائی' یہاں تک کہ دوسرے روز دس بجے کے بعد آپ کا انتقال ہو گیا"۔

(حیات ناصر ص ۱۴)

مرزا طاہر صاحب! آپ کے دادا مرزا قادیانی کا "وبائی ہیضہ" کی بیماری سے انتقال کرنا اور دونوں راستوں سے نجاست کا خارج ہونا ہمارا الزام نہیں' بلکہ یہ آپ کے اپنے گھر کی روایت ہے اور اس کے راوی ہیں (۱) آپ کے چچا (۲) آپ کی دادی' (۳) دادی کے ابا اور (۴) خود آپ کے دادا۔ اگر یہ سب لوگ جھوٹے تھے تو ان کا نام لیکر صبح و شام "لعنۃ اللہ علی الکاذبین" کا وظیفہ پڑھا کیجئے۔

○

میں نے اپنے رسالہ "مرزا طاہر کے نام" میں آپ کو چیلنج کیا تھا کہ:

"کیا آپ یہ دعا کرنے کی جرات کریں گے کہ آپ کو آپ کے باپ دادا جیسی موت نصیب ہو؟"۔

اور پھر اپنے دوسرے رسالہ "مرزا طاہر پر آخری اتمام حجت" میں میں نے

ادہانی کراتے ہوئے لکھا تھا:

"آپ نے میرا یہ چیلنج بھی قبول نہیں کیا' اور شاید آپ کو اس کی جرات بھی نہ ہوگی کہ میرے سوال کا جواب اخباروں میں چھاپ کر دنیا کو ایک نیا تماشائے عبرت دیکھنے کا موقع فراہم کریں"۔

مرزا طاہر صاحب! اگر آپ کے باپ اور دادا کی موت ناپاک حالت میں نہیں ہوئی تو یہ بات اخباروں اور رسالوں میں کیوں نہیں چھاپ دیتے کہ:

"یا اللہ! مجھے میرے باپ اور دادا جیسی موت نصیب فرما۔"

مرزا طاہر صاحب! آپ یہ دعا بھی شائع نہیں کریں گے' کیونکہ آپ کو رسالت کے دعوے معلوم ہے کہ آپ کے باپ اور دادا کی موت ناپاک حالت میں ہوئی۔ یقیناً" آپ خود بھی ان کو جھوٹا اور ان کی موت کو عبرت کا نشان سمجھتے ہیں۔ اس لئے کوئی مضائقہ نہیں کہ آپ اپنے جھوٹے باپ دادا کا نام لے کر ان پر "لعنۃ اللّٰہ علی الکاذبین" کا نعرہ بلند کیا کریں۔

○

"یہ کہتے ہیں کہ آپ نے نبی رسول اور عیسیٰ ہونے کا دعویٰ کیا' میں کہتا ہوں یہ سچ ہے۔ اللہ سچوں پر رحمت فرمائے۔"

جواب:۔۔۔ مرزا طاہر کا یہ سچ خالص جھوٹ ہے' کیونکہ اوپر جھوٹ نمبر ۴ کے ذیل میں لکھ چکا ہوں کہ مرزا مدعی نبوت کو کافر و کاذب اور دائرہ اسلام سے خارج قرار دیتا ہے۔ جہاں تک عیسیٰ ہونے کے دعویٰ کا تعلق ہے' یہ بھی مرزا قادیانی کے بقول جھوٹ ہے' کیونکہ وہ لکھتا ہے:

"اس عاجز نے جو مثیل موعود ہونے کا دعویٰ کیا ہے جس کو کم فہم لوگ مسیح موعود خیال کر بیٹھے ہیں ..... میں نے یہ دعویٰ ہرگز نہیں کیا کہ میں مسیح بن مریم ہوں' جو شخص یہ الزام میرے پر لگاوے وہ سراسر مفتری اور کذاب ہے"۔

(ازالہ اوہام ص ۱۹۰۔ روحانی خزائن ص ۱۹۲ ج ۳)

پس مرزا طاہر خود اس کے دادا کے فتویٰ کے مطابق مفتری اور کذاب ہے۔ سب کہیں "جھوٹے پر خدا کی لعنت"۔ اور قادیانی صاحبان بھی مرزا طاہر کا نام لے کر بلند آواز سے کہیں "لعنۃ اللّٰہ علی الکاذبین"

○

"یہ کہتے ہیں کہ اللہ کے متعلق حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے لکھا ہے' شادی کرتا ہے' اور تعلقات جنسی قائم کرتا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ یہ جھوٹ ہے"۔

جواب:۔۔۔۔۔ یہ بھی مرزا طاہر کا سفید جھوٹ ہے۔ کسی مسلمان نے یہ نہیں کہا۔ البتہ مسلمان یہ کہتے ہیں کہ مرزا کے ایک نام نہاد صحابی قاضی یار محمد نے اپنے رسالہ "اسلامی قربانی" میں لکھا ہے:

"حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے ایک موقع پر اپنی حالت یہ ظاہر فرمائی کہ کشف کی حالت آپ پر اس طرح طاری ہوئی کہ گویا آپ عورت ہیں اور اللہ تعالیٰ نے رجولیت کی طاقت کا اظہار فرمایا۔ سمجھنے والے کے لئے اشارہ کافی ہے"۔

(ٹریکٹ ۳۴ اسلامی قربانی ص ۱۲)

ہمارے رسول اللہ ﷺ کے تو سب صحابہ کرامؓ عادل اور ثقہ ہیں' اگر مرزا طاہر کے نزدیک مرزا غلام احمد کا یہ صحابی جھوٹا ہے تو مرزا طاہر شوق سے کہیں کہ "ایسے جھوٹے صحابی اور اس کے جھوٹے نبی پر خدا کی لعنت"۔ اور قادیانی صاحبان بھی مرزا طاہر کی لے میں لے ملا کر کہیں "لعنۃ اللّٰہ علی الکاذبین"

"اور یہ بھی لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ برٹش تھا اور برٹش ہونے کی حیثیت سے انگریزی بولتا تھا۔ میں کہتا ہوں یہ جھوٹ ہے "لعنۃ اللّٰہ علی الکاذبین"

جواب:۔۔۔ یہ قطعاً" جھوٹ ہے کہ کسی مسلمان نے اللہ تعالیٰ کو۔ نعوذ باللہ۔ انگریز کہا ہو۔ البتہ مرزا طاہر کا دادا مرزا غلام احمد لکھتا ہے:

"پھر بعد اس کے بہت ہی زور سے۔ جس سے بدن کانپ گیا' یہ الہام ہوا۔

وی کین وہٹ وی ول ڈو

اس وقت ایک ایسا لہجہ اور تلفظ معلوم ہوا کہ گویا ایک انگریز ہے جو سر پر کھڑا بول رہا ہے"۔

(تذکرہ ص ۹۴ طبع چہارم)

اس عبارت میں مرزا نے اللہ تعالیٰ کے بارے میں کہا ہے کہ وہ گویا انگریز ہے' اور انگریزی بولتا ہے' چونکہ یہ مرزا طاہر کے نزدیک جھوٹ ہے۔ لہذا اس جھوٹ پر مرزا طاہر اپنے دادا مرزا غلام احمد پر جتنی بار چاہے "لعنۃ اللّٰہ علی الکاذبین" پڑھے۔

○

کہتے ہیں کہ اللہ نے آپ پر (کرس) کیا' میں کہتا ہوں یہ جھوٹ ہے' "لعنۃ اللّٰہ علی الکاذبین۔"

جواب:۔۔۔۔۔ یہ بھی مرزا طاہر کا مسلمانوں پر غلط الزام ہے' یہ تحفہ تو وہ مرزا غلام احمد کی خدمت میں خود پیش کرتے ہیں' جیسا کہ گزشتہ نمبروں سے معلوم ہو چکا ہے۔ چنانچہ اوپر گزر چکا ہے چنانچہ اوپر گزر چکا ہے کہ:

○ مرزا طاہر کہتے ہیں کہ مرزا غلام احمد نے نبوت کا دعویٰ کیا' ادھر مرزا غلام احمد لکھتا ہے کہ "ہم بھی مدعی نبوت پر لعنت بھیجتے ہیں۔" اب مرزا طاہر کے عقیدے کے مطابق مرزا غلام احمد ملعون ہوا۔

○ مرزا طاہر کہتے ہیں کہ مرزا غلام احمد نے نبوت و رسالت کے دعوے کئے' ادھر مرزا غلام احمد لکھتا ہے کہ "آنحضرت ﷺ خاتم النبیین کے بعد جو شخص نبوت و رسالت کے دعوے کرے وہ کافر و کاذب اور دائرہ اسلام سے خارج ہے"۔ اور کافروں اور جھوٹوں کا ملعون ہونا سب کو معلوم ہے۔ لہذا مرزا طاہر کے عقیدے کے مطابق مرزا غلام احمد ملعون ہوا۔

○ مرزا طاہر کہتے ہیں کہ مرزا غلام احمد مسیح موعود ہے۔ ادھر مرزا غلام احمد کہتا ہے کہ:

"اس عاجز نے جو مثیل موعود ہونے کا دعویٰ کیا ہے جس کو کم فہم لوگ مسیح

موعود خیال کر بیٹھے ہیں …… میں نے یہ دعویٰ ہرگز نہیں کیا کہ میں مسیح بن مریم ہوں' جو شخص یہ الزام میرے پر لگاوے وہ سراسر مفتری اور کذاب ہے۔"

لہٰذا مرزا طاہر کے عقیدے کے مطابق مرزا غلام احمد 'کم فہم اور مفتری و کذاب ٹھہرا' اب جس قدر جی چاہے اس مفتری و کذاب غلام احمد پر لعنۃ اللّٰہ علی الکاذبین پڑھے۔

الغرض خدا کی لعنت تو غلام احمد پر خود مرزا طاہر برساتا ہے اور جھوٹا الزام مسلمانوں کو دیتا ہے:

ع جو چاہیں سو آپ کریں ہیں ہم کو عبث بدنام کیا"

ہاں! یہ ضرور ہے کہ ہم بھی مفتری و کذاب اور دائرہ اسلام سے خروج کرنے والے مرتد کو لعنت خداوندی کا مستحق سمجھتے ہیں۔

○

" یہ کہتے ہیں آپ نے دعویٰ کیا کہ تمام انبیاء سے بشمول محمد رسول ﷺ قیامت تک کیلئے آپ افضل ہیں' میں کہتا ہوں یہ جھوٹ ہے لعنۃاللّٰہ علی الکاذبین۔"

جواب:------ مرزا طاہر کا مسلمانوں پر یہ الزام بھی غلط ہے' واقعہ یہ ہے کہ تمام انبیاء کرام علیہم السلام سے افضل ہونے کا دعویٰ مرزا طاہر کے دادا مرزا غلام احمد نے کیا' ملاحظہ فرمایئے:

مرزا حضرت آدم علیہ السلام سے افضل:

"اللہ تعالیٰ نے آدم کو پیدا کر کے انہیں تمام ذی روح الانس و جن پر سردار اور حاکم و امیر بنایا …… پھر شیطان نے انہیں بہکایا اور جنتوں سے نکلوایا۔ اس جنگ و جدال میں آدم کو ذلت و رسوائی نصیب ہوئی …… پس اللہ تعالیٰ نے مسیح موعود کو پیدا کیا تاکہ آخر زمانے میں شیطان کو شکست دے۔"

(حاشیہ خطبہ الہامیہ۔ روحانی خزائن ۳۱۲' ج ۱۶)

" آدم اس لئے آیا کہ نفوس کو اس دنیا کی زندگی کی طرف نکالے' اور ان کے درمیان اختلاف اور دشمنی کی آگ بھڑکائے' اور مسیح امم اس لئے آیا کہ ان کو دار فنا کی طرف لوٹائے اور ان سے اختلاف' لڑائی اور عداوت اور افتراق و پراگندگی کو دور کرے' اور انہیں اتحاد و محویت' نفی غیر اور خلوص کی طرف کھینچے۔"

(خطبہ الہامیہ۔ روحانی خزائن ص ۳۰۸ ج ۱۶)

حضرت نوح علیہ السلام سے افضل:

"اور خدا تعالیٰ میرے لئے اس کثرت سے نشان دکھلا رہا ہے کہ اگر نوح کے زمانے میں وہ نشان دکھلائے جاتے تو وہ لوگ غرق نہ ہوتے"۔

(تتمہ حقیقۃ الوحی ص ۱۳۷۔ روحانی خزائن ص ۵۷۵ ج ۲۲)

حضرت یوسف علیہ السلام سے افضل:

"پس اس امت کا یوسف یعنی یہ عاجز اسرائیلی یوسف سے بڑھ کر ہے۔ کیونکہ یہ عاجز قید کی دعا کر کے بھی قید سے بچایا گیا' مگر یوسف بن یعقوب قید میں ڈالا گیا' اور اس امت کے یوسف (مرزا قادیانی) کی بریت کیلئے پچیس برس پہلے ہی خدا نے آپ گواہی دے دی اور بھی نشان دکھلائے' مگر یوسف بن یعقوب اپنی بریت کیلئے انسانی گواہی کا محتاج ہوا۔"

(براہین پنجم ص ۷۶۔ روحانی خزائن ص ۹۹ ج ۲۱)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے افضل:

"خدا نے اس امت میں سے مسیح موعود بھیجا جو اس پہلے مسیح سے اپنی تمام شان میں بہت بڑھ کر ہے۔ مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اگر مسیح ابن مریم میرے زمانہ میں ہوتا تو وہ کام جو میں کر سکتا ہوں وہ ہرگز نہ کر سکتا' اور وہ نشان جو مجھ سے ظاہر ہو رہے ہیں وہ ہرگز نہ دکھلا سکتا۔"

(حقیقۃ الوحی ص ۱۴۸۔ روحانی خزائن ص ۱۵۲ ج ۲۲)

"پھر جبکہ خدا نے اور اس کے رسول نے اور تمام نبیوں نے آخری زمانہ کے مسیح کو اس کے کارناموں کی وجہ سے افضل قرار دیا ہے تو پھر یہ شیطانی وسوسہ ہے کہ یہ کہا جائے کہ کیوں تم مسیح بن مریم سے اپنے تئیں افضل قرار دیتے ہو۔"

(حقیقۃ الوحی ۱۵۵۔ روحانی خزائن ص ۱۵۹ ج ۲۲)

"ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو
اس سے بہتر غلام احمد ہے"

" یہ شاعرانہ باتیں نہیں' بلکہ واقعی ہیں' اگر تجربہ کی رو سے خدا کی تائید مسیح بن مریم سے بڑھ کر میرے ساتھ نہ ہو تو میں جھوٹا ہوں۔"

(دافع البلاء ص ۲۰' روحانی خزائن ص ۲۴۰ ج ۱۱)

مرزا خاتم النبیین

"میں بارہا بتلا چکا ہوں کہ میں بموجب آیت وآخرین منہم لما یلحقوا بہم بروزی طور پر وہی نبی خاتم الانبیاء ہوں۔ اور خدا نے آج سے بیس برس پہلے براہین احمدیہ میں میرا نام محمد اور احمد رکھا ہے۔ اور مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی وجود قرار دیا ہے۔"

(ایک غلطی کا ازالہ ص ۱۰ روحانی خزائن ص ۲۱۲ ج ۱۸)

"مبارک وہ جس نے مجھے پہچانا۔ میں خدا کی سب راہوں میں سے آخری راہ ہوں۔ اور میں اس کے سب نوروں میں سے آخری نور ہوں۔ بدقسمت ہے وہ جو مجھے چھوڑتا ہے کیونکہ میرے بغیر سب تاریکی ہے۔"

(کشتی نوح ص ۵۶ روحانی خزائن ص ۶۱ ج ۱۹)

"کمالات متفرقہ جو تمام دیگر انبیاء میں پائے جاتے تھے وہ سب حضرت رسول کریم میں ان سے بڑھ کر موجود تھے اور وہ سارے کمالات حضرت رسول کریمؐ سے ظلی طور پر ہم کو عطا کئے گئے۔ اور اسی لئے ہمارا نام آدم' ابراہیم' موسیٰ' نوح' داؤد' یوسف' سلیمان' یحییٰ' عیسیٰ وغیرہ ہے پہلے تمام انبیاء ظل تھے نبی کریم کی خاص خاص صفات میں اور اب ہم ان تمام صفات میں نبی کریمؐ کے ظل ہیں۔"

(ملفوظات جلد سوم ص ۲۷۰۔ مطبوعہ ۲۰۰۳)

باقی ص ۲۰ پر

فلسفۂ ختم نبوت

الحمد للہ الذی نزل الفرقان علیٰ عبدہ لیکون للعالمین نذیرا" والصلوٰۃ والسلام علیٰ محمد المبعوث کافہ للناس بشیرا" ونذیرا" امابعد

نبوت و رسالت کا وہ سلسلہ جو حضرت آدم (علیہ السلام) سے شروع ہو کر حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) تک پہنچا تھا رشد و ہدایت کے اسلوب و نہج کے لحاظ سے اس معنی میں یکسانیت رکھتا ہے کہ اس تمام سلسلہ میں نبوت و رسالت جغرافیائی حدود میں محدود رہی ہے اور اس لیے مختلف زبانوں میں ایک ہی وقت میں متعدد انبیاء علیہم السلام کی بعثت فرائض رسالت ادا کرتی رہی ہے حتیٰ کہ حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کے پیغام حق نے اگرچہ ایک گونہ وسعت اختیار کی اور بنی اسرائیل کی گم کردہ راہ بھیڑوں کے علاوہ بھی بعض حلقہ انسانی اس دعوت کے مخاطب بنے' تاہم انہوں نے عالمگیر دعوت و پیغام کا دعویٰ نہیں کیا اور انجیل شاہد ہے کہ خود ذات قدسی نے بہ صراحت کہ دیا کہ ان کی بعثت کا تخاطب محدود ہے۔

لیکن یہ سلسلہ آخر کب تک اسی طرح محدود رہ سکتا تھا اور جو حلقہ دعوت و ارشاد آہستہ آہستہ ترقی پذیر اور وسعت گیر ہوتا جارہا تھا وہ قانون قدرت کے عام اصول کے خلاف کس طرح ہمیشہ کے لیے محصور رہ سکتا تھا۔

البتہ انتظار تھا تو اس کا کہ وہ وقت قریب آجائے جبکہ دنیا کی وسیع پہنائیوں اور عالمگیر وسعتوں کے درمیان ایسی ہم آہنگی پیدا ہو جائے کہ نہ ایک کے مفاد و مضار دوسرے حصوں سے اوجھل ہو سکیں اور نہ بیگانہ و بے تعلق رہ سکیں بلکہ خدا کی یہ وسیع کائنات مادی اسباب کی ہمہ گیری کی بدولت ایک کنبہ بن جائے اور انسان کبیر (عالم) کے تمام جوارح (ممالک و امصار) ایک دوسرے کے ساتھ اس طرح وابستہ ہو جائیں کہ ایک کا نفع و ضرر دوسروں کے نفع و ضرر پر اثر انداز ہونے لگے۔ بلکہ قانون فطرت اپنا

مولانا حفظ الرحمان سیوہاروی

مظاہرہ کرے اور مادی دنیا کی ہمہ گیر ہم آہنگی کے رونما ہونے سے قبل روحانی پیغام سعادت کو عالمگیر وسعت اور ہمہ گیر عظمت عطا فرمائے۔ چنانچہ عالم اسباب میں فطرت کے عام قانون کی طرح رشد و ہدایت کا جو آغاز پہلے انسان کے ذریعہ ہوا تھا اس کا انجام اس مقدس ہستی تک پہنچ کر کامل و مکمل ہو گیا جس کا نام محمد اور احمد ہے۔ (ﷺ) الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی و رضیت لکم الاسلام دینا

مسئلہ کے اس پہلو کی تعبیر یوں بھی کی جاسکتی ہے کہ اس عالم رنگ و بو میں وہ زندگیاں توام اور ہم رشتہ نظر آتی ہیں' ایک مادی اور دوسری روحانی اور خدائے برتر کی ربوبیت کاملہ نے عالم کی ان ہر دو حیات کی رہ گزر کے لیے روشنی کا بھی انتظام کیا ہے تاکہ ان پر عمل پیرا ہو کر زندگی کی ٹھوکروں لغزشوں اور تاریک راہوں سے محفوظ رہا جاسکے' چنانچہ اسی مقصد کے لیے اس نے مادی دنیا کے لیے آگ کا درخت اگایا۔ افرائیتم النار التی تورون ء انتم انشاتم شجرتھا ام نحن المنشؤن چقماق میں آگ پیدا کی اور تیل کو ذریعہ بنا کر دیئے کو روشنی بخشی۔ یکاد زیتھا یضی ولولم تمسسہ نار اگر اس روشنی کو آغاز بھی بخشا اور انجام بھی اور فطری اور مصنوعی دونوں طریقوں سے اس کی ابتداء کو انتہاء تک پہنچا کر کامل و مکمل کر دیا کہ اس کے بعد نہ روشنی کی طلب باقی رہے نہ انتظار۔

غرض جو روشنی صنعت کے ہاتھوں دیئے کی شکل میں نمود پذیر ہوئی اور شمع کافوری' لالٹین' روشن گیس اور بجلی کے قمقموں کی شکل میں ترقی کرتی رہی اور جو روشنی براہ راست فطرت کے ہاتھوں چھوٹے سے ستارہ کی صورت میں چمکی اور بڑے بڑے روشن ستاروں اور بدر و قمر کی شکل میں روبہ ترقی نظر آتی رہی وہ آخر کار ایک ایسی روشنی پر جاکر رک گئی۔ جس کے بعد کسی روشنی کی ضرورت ہی باقی نہ رہی اور لطف و انتظار کی تمام فرصتیں اس روشنی میں جاکر ختم ہو گئیں' دنیا نے جس کو آفتاب کہ کر پکارا۔

اسی طرح اس کی رحمت عام اور ربوبیت کامل نے روحانی روشنی کا آغاز پہلے انسان حضرت (آدم علیہ السلام) کے ذریعہ کیا اور مادی دنیا کی وسعتوں کے ساتھ ساتھ اس کو نوح' ہود' صالح' ابراہیم' اسمٰعیل' اسحٰق موسیٰ' عیسیٰ (علیہم السلام) جیسے نبیوں اور رسولوں کے ذریعہ روحانی ستارے اور قمر و بدر بنا کر وسعت عطا فرمائی اور آہستہ آہستہ ترقی دے کر اس درجہ پر پہنچا دیا کہ مناسب وقت آنے پر وہ روشنی محمد ﷺ کے پیغام رشد و ہدایت کی شکل میں آفتاب روحانیت بن کر سارے عالم پر چھا گئی۔

یہی وجہ ہے کہ اگر قرآن عزیز نے سورہ قمر میں مادی آفتاب کے لیے سراج' کی تشبیہ دے کر اس کی عالمگیر درخشانی کا ذکر فرمایا تو سورہ احزاب میں روحانی آفتاب محمد ﷺ کو' سراجا" منیرا" کہہ کر دونوں آفتاب ہائے درخشاں کی ہم آہنگی کا اعلان

فرمایا اور مادی اور روحانی ہر دو آفتاب عالم تاب کو سراج (چراغ) سے تشبیہ دے کر ساتھ ہی اس حقیقت کو بھی واضح کر دیا کہ گویہ روشنیاں اپنی ہمہ گیر وسعت کے لحاظ سے آفتاب کہلانے کی مستحق ہیں تاہم یہ بات کسی طرح فراموش نہیں ہونی چاہیے کہ یہ انجام اصل کے اعتبار سے اسی آغاز کا کامل و مکمل نمونہ ہے جس کی ابتدائی نمود روحانی اور مادی دیئے (سراج) سے ہوئی اور روحانی وسعت و عظمت کے لحاظ سے بعض کو بعض پر اور ایک کو سب پر فضیلت و برتری حاصل ہوئی مگر اصل اور بنیاد کے پیش نظر سب کی نماد ایک ہی روشنی' وحی الٰہی سے وابستہ و پیوستہ ہے۔

الانبیاء اخوة من علات امهاتهم شتى و دينهم واحد

ان ہر دو حقائق کے پیش نظر لانے کے بعد یہ حقیقت بھی لائق توجہ ہے کہ فطرت ہم روز و شب یہ تماشا دکھا رہی ہے کہ اس کارزار حیات میں جو کچھ بھی ہو رہا ہے وہ زیر و بم' نشیب و فراز' عروج و زوال اور زوال و کمال کے دائرہ میں محدود و محصور ہے یعنی جب کسی امر کے متعلق کہا جائے کہ یہ عروج و کمال کو پہنچ رہا ہے تو اس کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ اب سے قبل اس میں جو کمی تھی وہ پوری ہو رہی ہے اور اسی طرح جب یہ سنا جاتا ہے کہ فلاں شئے ابھی ابتدائی درجہ میں ہے تو اس سے یہ مراد ہوتی ہے کہ اس کو ابھی بہ حد کمال پہنچانا ہے۔

غرض آغاز اور انجام' ابتدا اور انتہا ان ہی دو نقطوں سے کارزار ہستی کا دائرہ بنتا ہے اور یہی دونوں زوال و عروج' نقص و کمال اور نشیب و فراز کی پرکار بنتا ہے۔ پس آدم علیہ السلام نبوت کا آغاز تھے اور محمد ﷺ اس کا آخری انجام۔

پس جو شخص بھی دلیل یا وجدان کی ہدایت سے یہ تسلیم کرتا ہے کہ کائنات ہست و بود سب کچھ اسی کی مخلوق ہے تو گویا وہ یہ تسلیم کر لیتا ہے کہ یہ سب نہ ازلی ہیں نہ ابدی بلکہ ان کے لیے آغاز بھی ہے اور انجام بھی' اور اس لیے انسانی تخلیق نے کوئی بھی روپ اختیار کیا ہو بہر حال پہلا انسان اپنے ساتھ ہی مادی و روحانی ہدایت لے کر آیا ہے اور یہی وہ آغاز تھا جس کو ادیان سماوی نے نبوت آدم کے نام سے یاد کیا ہے اور جس کا سلسلہ برابر اس دنیا میں قائم رہا تا آنکہ محمد ﷺ کا ظہور ہوا اور ذات قدسی صفات نے بعثت عام کا اعلان فرمایا۔

تو اب اس روحانی رشد و ہدایت یا پیغام الٰہی کے نشو و ارتقاء کے لیے اگر ذات اقدس محمد ﷺ کے ساتھ ختم نبوت کو وابستہ نہ سمجھا جائے تب تین صورتوں میں سے کوئی ایک صورت ہی وقوع پذیر تسلیم کی جا سکتی ہے۔ ایک یہ کہ سلسلہ نبوت و رسالت نبی اکرم ﷺ پر ختم نہیں ہوا بلکہ اس سے آگے ترقی و تکمیل کی راہ پر گامزن ہے یہاں تک کہ اس حد کمال تک پہنچ جائے جس کے بعد کسی تکمیل کی حاجت باقی نہ رہے' دوسری صورت یہ کہ اس سلسلہ کے آغاز نے جو ترقی کی راہ اختیار کی ہے وہ تنزل کی جانب مائل ہو جائے اور یہ پیغام کسی طرح بھی شرمندہ تکمیل نہ ہو سکے۔ تیسری شکل یہ ہے کہ جو سلسلہ ایک خاص حیثیت میں روبہ ترقی ہے وہ جب حد تکمیل کو پہنچ جائے تو پھر کمال صورت زوال اختیار کر لے یا یوں کہہ دیجئے کہ حد کمال آغاز کی جانب لوٹ جائے اور تحصیل حاصل کا نمونہ پیش کر دے۔

لیکن آخری دو شکلیں غیر معقول بلکہ فطری تقاضا کے خلاف ہیں پہلی صورت تو اس لیے کہ اس سے خدائے تعالیٰ کی ربوبیت کاملہ اور صفت رحمت و قدرت کا نقص لازم آتا ہے کہ جس مقصد سے اس نے ایک آغاز کیا تھا اسی مرضی و مشیت کے باوجود اس کو درجہ تکمیل نہ دے سکا۔ تعالیٰ اللّٰہ علواً کبیراً

اور اگر اس کو تسلیم کر لیا جائے تو یہ گویا مان لینا ہوگا کہ کائنات ہست و بود میں نقص' نشیب' زوال اور ابتداء کے علاوہ کمال' فراز' عروج اور انتہاء کا وجود ہی نہیں ہے گویا دکان فطرت میں عیب کے سوا ہنر کا کوئی سودا موجود ہی نہیں۔ اسی طرح دوسری شکل' اس لیے جب کہ تکمیل ایسی حقیقت کا نام ہے جس کے بعد اس سلسلہ کی نہ ضرورت باقی رہے نہ طلب تو پھر رشد و ہدایت اور پیغام حق جیسی روشن شئے کے پایہ تکمیل تک پہنچ جانے کے بعد اس کو ابتداء سے پھر دہرانا بے معنی بات ہے اور تحصیل حاصل نہ عقل کا کام ہے نہ حکمت و دانائی کا۔ چہ جائیکہ ایسے فعل کی نسبت اس ذات کی جانب ہو جس کے لیے کہا گیا ہے ان ربک علیم حکیم

پس اگر موخر الذکر دونوں صورتیں غیر معقول اور ناقابل توجہ ہیں تو اب پہلی شکل ہی لائق غور رہ جاتی ہے مگر جب اس کی تحلیل کی جائے تو یہ سوال خود بخود سامنے آ جاتا ہے کہ جب کہ تاریخ ادیان و ملل نے بلکہ واقعات و حقائق نے یہ ثابت کر دیا اور قوی دلائل و براہین سے ثابت کر دیا کہ قرآن عزیز ایک ایسا روحانی قانون' دستور' آئین اور پیغام رشد و ہدایت ہے جس کی نظیر پیش کرنے سے تمام سابقہ ادیان اور موجودہ مدعیان وحی و الہام عاجز و درماندہ رہے ہیں اور ہیں تو پھر علم و عقل اور حکمت و دانش کا وہ کون سا تقاضا ہے جس کے پیش نظر الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی کا انکار کیا جا سکے اور جو تکمیل کہ محمد ﷺ کے ذریعہ ہو چکی اس کو جھٹلا کر اور تاریخ ادیان کی صاف اور صادق شہادت کا منکر بن کر اس سلسلہ کی آخری کڑی 'نبی منتظر' کے لیے چشم براہ ہوا جا سکے۔

یہی وہ حقیقت ہے جس کو قرآن عزیز نے ولکن رسول اللّٰہ وخاتم النبیین کہہ کر روشن کیا ہے اور جس کی شہادت خود ذات قدسی صفات نے یہ کہہ کر دی ہے۔

قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم مثلی و مثل النبیین کمثل رجل بنی داراً فاتمها الا لبنة واحدة فجئت انا فاتممت تلك اللبنة

(مسلم)

ترجمہ۔ میری اور دوسرے انبیاء علیہم السلام کی مثال اس شخص کی طرح ہے جس نے مکان بنایا اور

اس کو مکمل کرلیا مگر ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی پس میں قصر نبوت کی وہی اینٹ ہوں جس نے آکر اس قصر کی تکمیل کر دی۔

آپ کہہ سکتے ہیں کہ اس بات کو مان لینے میں کیا حرج ہے کہ قصر نبوت کی تکمیل آپ ہی کی ذات سے ہوئی لیکن پھر آپ کے کمال نبوت کے مختلف اطوار و احوال میں سے یہ امتیازی شان بھی منصہ شہود پر آئی کہ جو شخص بھی جدید نبی یا رسول بنے اس کا انتساب آپ ہی کے فیض نبوت کے ساتھ وابستہ ہو یعنی آئندہ بھی نبی اور رسول آتے رہیں مگر وہ مستقل نہ ہوں بلکہ آپ کے ماتحت اور قرآن ہی کے زیر نگیں ہوں لیکن یہ کہنا اس لیے صحیح نہیں ہے کہ جو بات کہی گئی اس کو خواہ کسی خوب صورت سے خوب صورت عنوان سے کہئے سب کا حاصل یہی نکلتا ہے کہ محمد ﷺ کی نبوت و رسالت کے بعد نبی اور رسول کی احتیاج باقی ہے اور اس کے بغیر دین الٰہی اور پیغام ربانی تشنہ تکمیل ہے ورنہ تو تکمیل نبوت کے بعد نبی اور رسول کی جگہ خاتم النبیین کے صرف نائب اور جانشین ہونے چاہئیں تاکہ ان کے ذریعہ پیغام کامل اور ہدایت تام کی یاد دہانی ہوتی رہے اور یہی وہ نیابت و وراثت ہے جس کا حق خدمت علماء امت' علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل' اور العلماء ورثة الانبیاء کے مصداق بن کر ادا کرتے چلے آئے ہیں اور تاقیام حشر کرتے رہیں گے۔

اس اہم مسئلہ کی وضاحت یوں بھی کی جاسکتی ہے کہ کتاب کائنات کے وہ صفحات جن پر مذاہب و ملل کی تاریخ ثبت ہے شاہد ہیں کہ اقطاع عالم کے درمیان رسل و رسائل اور دیگر وسائل کے مفقود ہونے کی وجہ سے جبکہ فطرت نے رشد و ہدایت کے پیغام کو عرصہ مدید تک جغرافیائی حدود میں رکھا اور اس لیے ایک ہی دور میں متعدد مقامات پر متعدد انبیاء و رسل کا ظہور ہوتا رہا اور پھر جب کائنات پر وہ زمانہ پر تولنے لگا جس کے قریبی عرصہ میں ساری کائنات کے باہم روابط نے ہم آہنگی اور تعارف کی بنیاد ڈال دی اور فطری تقاضا کی بناء پر روحانی پیغام نے بھی بعثت خاص کی جگہ بعثت عام کی شکل اختیار کرلی اور ایک ایسا پیغام آگیا جو تمام عالم کے لیے یکساں طور پر بہ یک وقت رشد و ہدایت کا آفتاب بن کر درخشاں ہے تو اس کے بعد یا تو یہ ہونا چاہیے کہ وہی پیغام رہتی دنیا تک کے لیے رشد و ہدایت کا پیغام بنے اور جس پیغمبر کی معرفت وہ پیغام آیا ہے اس کی ذات اقدس کو اس پیغام کا مکمل و متمم مان کر خاتم الانبیاء والرسل تسلیم کیا جائے ورنہ غور کیا جائے کہ محدود پیغام و دعوت حق کے بعد جب بعثت عام نے ساری کائنات کی راہنمائی کا فرض انجام دے دیا تو اس کے بعد ضرورت و طلب کا کونسا عنوان باقی رہا جس کی تکمیل کے لیے اس سلسلہ کو پھر بھی جاری رکھا جائے اور یا بعثت خاص کو دہرایا جائے جس کا حاصل عروج سے انحطاط کی شکل میں ظاہر ہو اور یا بعثت عام کی تحصیل حاصل کی غیر معقولیت 'معقولیت کی شکل اختیار کرے اور آیت وما ارسلناک الا کافة للناس کی بشارت کو بے حقیقت بنادیا جائے۔

ذات اقدس محمد ﷺ کی بعثت عام کے بعد ایسی حیثیت سے اس سلسلہ کا اجرا تحصیل حاصل اور غیر معقول اس لیے ہے کہ فطرت کے مادی اور روحانی تقاضا کے خلاف اگر قدرت حق کو یہ منظور تھا کہ پیغام و دعوت اور نظام رشد و ہدایت تدریجی طور پر ترقی پذیر نہ ہو اور مادی دنیا کے محدود حالات سے بے نیاز ہو کر انجام پائے تو بلاشبہ آغاز ہی میں وحی الٰہی بعثت عام کی شکل اختیار کرتی اور پھر رہتی دنیا تک وہی بروئے کار ہوتی اور یا اس کا سلسلہ کسی تکمیل کا محتاج نہ ہو کر رہتی دنیا تک تجدید کی شکل میں جاری رہتا۔

مگر واقعات اور مشاہدات اس کے خلاف ہیں اور اول محدود پیغامات کا سلسلہ اور ان کے درمیان ترقی پذیر وسعت کا دائرہ اور پھر دعوت عام کی شکل میں اس ترقی کی انتہاء یہ پوری تدریجی کیفیت صاف بتلا رہی ہے کہ فطرت الٰہی نے فیصلہ کرلیا ہے کہ دوسرے امور کی طرح رشد و ہدایت الٰہی کا یہ پیغام بھی آغاز کی نمود کے ساتھ آہستہ آہستہ ترقی پذیر اور وسعت گیر ہوتا رہے تاآنکہ وہ وقت آجائے کہ یہ وسعت عالمگیر دعوت بن کر پایہ تکمیل کو پہنچ جائے اور یہ سلسلہ اس حد پر پہنچ کر ختم ہو جائے اور آئندہ نبی و رسول کی جگہ نائبین رسول علماء تاقیام ساعت اس مکمل قانون دعوت کی روشنی میں تبلیغ حق کا فرض انجام دیتے رہیں تاکہ ایک جانب وحدت امت کا وہ نظام جو بعثت عام اور دعوت عام سے وابستہ ہو چکا ہے پارہ پارہ نہ ہوسکے اور دوسری جانب حیات عالم کے ساتھ ساتھ اس پیغام حق کا فرض بھی مسلسل ادا ہوتا رہے اور اس طرح خدائے برتر کا یہ اعلان تبارک الذی نزل الفرقان علیٰ عبدہ لیکون للعالمین نذیرا" جدید نبی منتظر اور رسول مطلوب کے نظریہ کی شکل میں بے روح ہو کر نہ رہ جائے۔

سطور بالا میں انبیاء علیہم السلام کے پیغام حق کی وحدت کا تذکرہ آچکا ہے مسئلہ ختم نبوت کے ساتھ اس کا بہت گہرا تعلق ہے اور اس سلسلہ کی دلیل روشن کے لیے تمہید و توطیہ بننے کی حیثیت رکھتا ہے۔

اس اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ جب ہم اس خاندان ہستی پر نظر ڈالتے ہیں تو یہ حقیقت ہر جگہ نمایاں نظر آتی ہے کہ ہر کثرت کے لیے کوئی نقطہ وحدت ضرور ہے چنانچہ افراد کے لیے نوع' انواع کے لیے جنس' اجناس کے لیے جوہر جواہر کے لیے وجود اور وجودات کے لیے وجود بحت (خالص) محور و مرکز ہے اسی طرح اجسام کے لیے سطح' سطحات کے لیے خط اور خطوط کے لیے نقطہ مرکز و مدار ہے' نیز اعداد خواہ اپنی کثرت میں کسی حد تک کیوں نہ پہنچ جائیں ان کا محور و مرکز ہر حالت میں اکائی ہے۔

غرض جب بھی کسی کثرت کا تصور کیجئے اس کے ساتھ وحدت کا تصور لازم و ضروری ہے اور اگر وحدت کو پیش نظر لایئے تو وہ کسی نہ کسی کثرت کے لیے محور و مرکز ہونے کا ضرور پتہ دیتی ہے پس

وحدت و کثرت کا یہی رابطہ ہے جس نے حدود عدم سے گزر کر ہست کے ساتھ تعلق پیدا کیا اور اس کو عالم ہست وبود کا نام دیا۔

تو اس حقیقت کو پیش نظر رکھ کر جب ہم سلسلہ نبوت و رسالت پر نظر ڈالتے ہیں اور سبع سماوات کی طرح سطح عالم پر مختلف ادوار میں ہزاروں سیارگان رشد و ہدایت کو ضوفشاں پاتے ہیں تب مسطورہ بالا حقیقت کی بنیاد پر فطرت تقاضا کرتی ہے کہ اس کثرت کا بھی کوئی نقطہ وحدت ضرور ہونا چاہیے جو کثرت کے لیے محور و مرکز بن سکے اور جس طرح اکائی کے بعد کثرت کے لیے کوئی اور مبداء و منتہا نہیں ہے اسی طرح انبیاء و رسل کے سلسلہ کثرت کے لیے بھی ایک ہی مبداء و منتہا ہونا ازبس ضروری ہے یہی وہ حقیقت ہے جو ختم نبوت کے نام سے موسوم ہے اور اسی کو قرآن حکیم نے اس جو ہر حکمت کے ساتھ ادا کیا ہے۔

ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین محمد ﷺ مردوں میں سے کسی کے صلبی باپ نہیں ہیں تاہم وہ خدا کے پیغمبر اور آخر الانبیاء ہیں۔

نبوت 'نبا' سے ماخوذ ہے جس کے معنی 'خبر دینا' ہے اور رسالت کے معنی پیغام ہیں اور اسلام کی اصطلاح میں نبوت و رسالت خدا کی جانب سے ایک منصب ہے جو مخلوق کی رشد و ہدایت کے لیے کسی مخصوص انسان کو عطا ہوتا ہے اور اس کے لائے ہوئے پیغام کو وحی کہتے ہیں کیونکہ یہ پیغام درحقیقت پیغمبر کا اپنا کلام نہیں ہوتا۔ بلکہ خدائے برتر کا فرمان ہوتا ہے جس میں خطاء و قصور یا سہو و نسیان کی مطلق گنجائش نہیں ہوتی۔

لایاتیہ الباطل من بین یدیہ ولا من خلفہ تنزیل من حکیم حمید (حم سجدہ) اس (وحی الٰہی) کے سامنے سے اور نہ اس کے پیچھے سے باطل کا گزر بھی نہیں ہوتا یہ تو اتارا ہے حکمت والے ہر طرح قابل ستائش والے کی جانب سے (یعنی خدا کی جانب سے)

گویا اس کا مطلب یہ ہوا کہ جب خدائے برحق کسی شخصیت کو نبوت و رسالت یعنی پیغام حق سے سرفراز کر دیتا ہے تو تمام انسانوں کا فرض ہو جاتا ہے کہ وہ اپنے خالق و مالک خدا کے فرمان "وحی الٰہی" کے سامنے بے چون و چرا سر تسلیم خم کریں وہ شخصیت کی صداقت اور خدا کی جانب سے اس کے دعوئ وحی کی حقانیت کا تو ہر حیثیت سے حق رکھتے ہیں لیکن اگر اس کے دونوں دعووں کی تصدیق و تائید عقل کی راہ سے دلائل و براہین کے ساتھ ہو جائے اور کسوٹی پر اس کی صداقت بے لوث اور صاف روشن ہو جائے تب اس کے دیئے ہوئے پیغام خدا کو ماننے نہ ماننے میں وہ آزاد نہیں رہ سکتے اور بلاشبہ اس کے پیغام کو پیغام حق سمجھ کر قبول کر لینا اور اس کے سامنے سرنیاز جھکا دینا فرض اولین ہے۔ تاہم چونکہ وہ پیغام کسی بڑے سے بڑے عاقل و فرزانہ انسان کا پیغام' نہیں بلکہ پیغام الٰہی ہے اس لیے وہ خود یہ ضروری سمجھتا ہے کہ جو کچھ کہ عقل کی کج و کاؤ سے خواہ کتنا ہی بالاتر ہو لیکن عقل کی نگاہ میں اور دلائل و براہین کی ترازو میں ناممکن اور محال نہ ہو کیونکہ فطرت اور عقل کے درمیان بیر نہیں ہے بلکہ عقل فطرت کے قوانین کے سمجھنے اور سمجھ کر قبول کرنے کے لئے بہترین ذریعہ اور آلہ ہے اور وحی الٰہی درحقیقت فطرت کے روحانی قوانین کی ترجمان ہے۔

بہرحال کسی نبی یا رسول کے مبعوث ہونے کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ خدا کی مخلوق جن و بشر اپنی روحانی سعادت اور اخلاق و کردار کی بلندی کے لیے اپنے عقل و دماغ کے اختراع کی بجائے پیغام حق کو راہنما بنائے تاکہ ذی عقل کائنات الٰہی اس راہ میں رقیبانہ تضاد و تصادم سے بے نیاز ہو کر انسانوں کے نہیں بلکہ انسانوں کے پیدا کرنے والے خدا کے قوانین پر عمل پیرا ہو کر اجتماعی وحدت 'عالمگیر اخوت و مساوات کی قدروں کو حاصل کر سکیں اور ایک دوسرے کا حاکم و محکوم اور آقاء و غلام بننے کے بجائے سب ہی یکساں طور پر صرف اپنے پیدا کرنے والے ہی کے محکوم و غلام بن جائیں۔

> **آدم علیہ السلام نبوت کا آغاز تھے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کا آخری انجام۔**

دوسری جانب اس خاکدان عالم کا یہ حال ہے کہ اس کی ہر ایک شئے نشوو ارتقاء کے قانون قدرت میں جکڑی ہوئی نظر آتی ہے جس کا تقاضا یہ ہے کہ اگر مادی اور روحانی قوانین و نوامیس کی خالق ایک ہی ذات ہے تو بلاشبہ دونوں کے نوامیس و قوانین میں ہم آہنگی اور وحدت کار فرما نظر آنی چاہیے ورنہ العیاذ باللہ وحدت و اکائی کی جگہ دوئی کو محور و مرکز ماننا پڑے گا جو فطرتاً "ناممکن اور عقلاً" محال ہے۔

تب ازبس ضروری ہے کہ رشد و ہدایت کے اس منصب نبوت و رسالت کا سلسلہ بھی قانون ارتقاء سے اسی طرح جکڑا ہوا ہونا چاہیے جس طرح مادیات کا اور اس لیے تسلیم کرنا ہوگا کہ رشد و ہدایت کا یہ سلسلہ ارتقائی بنیادوں پر اس طرح ترقی پذیر ہو کہ کائنات انسانی اپنے بقاء و وجود تک کسی وقت بھی اس راہ میں نشوو ارتقاء سے محروم نہ رہے۔

اس حقیقت کے واضح ہو جانے کے بعد اب رشد و ہدایت کے اس نظام کو جو منصب نبوت و رسالت کے نام سے معنون ہے یوں سمجھنا چاہیے کہ قانون قدرت نے ایک جانب انسان کی مادی نشوو ارتقاء کا یہ سامان مہیا کیا کہ اس کی عقل و دانش اور اس کے شعور دماغی کو آہستہ آہستہ ترقی پذیر کرنا شروع کیا اور دوسری جانب اسی معیار پر انسان کو روحانی و اخلاقی تربیت کا ساز و سامان بھی انبیاء و رسل کے ذریعہ آہستہ آہستہ ترقی پذیر شکل میں عطا فرمایا

اور آخر ایک وقت وہ بھی آیا کہ انسان عقل و شعور کی ابتدائی اور متوسط منازل سے گزر کر بلوغ و کمال کی اس حد پر پہنچ گئے جس کو ان کے لیے حد کمال کہا جاسکتا ہے اور جس معراج کمال پر پہنچ کر انسان انسان کامل 'کہلانے کا بجا طور پر مستحق ہو جاتا ہے۔ تاہم حد بلوغ کی اس معراج ارتقاء پر پہنچ جانے پر بھی اس کی جلاء اور صیقل کے لیے رہتی دنیا تک نت نئے سامان ہوتے رہیں گے اور خالق کائنات کی ربوبیت کاملہ ان کے کمال کو نقص سے محفوظ رکھنے کے لیے اپنی تربیت حق کا ہاتھ ان سے نہ اٹھائے گی

ٹھیک اسی طرح نبوت و رسالت کی شمع رشد و ہدایت کا یہی حال رہا ہے کہ وہ ہزاراں ہزار سال تک اپنے ابتدائی اور متوسط منازل ارتقاء سے گزرتی رہی اور آخر کار وہ وقت بھی آپہنچا کہ اس کی ترقی اور نشو و ارتقاء نے کمال و تمام 'کی شکل اختیار کرلی اور اس حد کمال پر پہنچ گئی جہاں اس کے ذریعہ کائنات ہست و بود کے سامنے ایسا قانون مکمل اور دستور کامل آگیا جو ہر طرح عقل و شعور انسانی کے حد بلوغ کے مناسب حال ہے اور جس کی رہنمائی اور روشنی عروج کمال 'کی ضامن و کفیل ہے۔۔ ساتھ ہی اس میں یہ لچک بھی موجود ہے کہ گویا قانون رشد و ہدایت اپنے بنیادی اصول کے لحاظ سے اٹل اور غیر متبدل ہے مگر عقل و شعور کے کمال و بلوغ کے تحفظ کے لیے جس طرح اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کاملہ نے راہیں محدود نہیں کیں بلکہ رہتی دنیا تک اس کی تربیت کے سامان مہیا کیے ہیں اسی طرح اس منصب نبوت و رسالت کی تکمیل اور نقطہ ارتقاء کے حد کمال پر پہنچ جانے کے بعد اس کی عطا کردہ رشد و ہدایت کے تحفظ کی راہیں بھی بند نہیں کیں اور تاقیام قیامت اس کے جلاء و صیقل کے لیے علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل کا سلسلہ قائم و دائم رکھا۔

یہی وہ حقیقت ہے جس کو حدیث نبوی ﷺ نے خاتم النبیین کی تفسیر کو ایک روشن مثال کے ذریعہ سمجھایا اور ختم نبوت 'کی حقیقی روح کو مادی شکل میں پیش کر کے حرف آخر قرار دیا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ آنحضرت ﷺ سے روایت فرماتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میری اور مجھ سے پہلے نبیوں اور رسولوں کی مثال ایسی ہے جیسے کسی شخص نے گھر بنایا اور اس کو بہت عمدہ آراستہ پیراستہ کیا مگر اس کے ایک گوشہ میں ایک اینٹ کی جگہ تعمیر میں چھوڑ دی تو اب لوگ اس کو دیکھنے جوق جوق آتے ہیں اور خوش ہوتے ہیں مگر ساتھ ہی کہتے جاتے ہیں کہ یہ ایک اینٹ بھی کیوں نہ بھر دی گئی تاکہ تعمیر کی تکمیل ہو جاتی چنانچہ میں نے اسی جگہ کو پر کیا ہے اور میں وہی نبوت کی آخری اینٹ ہوں جس سے قصر مکمل ہو گیا اور میں ہی آخر الانبیاء ہوں۔

(بخاری و مسلم و کنز العمال)

حقوق انسانی کے نام نہاد علمبرداروں کا بے بنیاد واویلا

محترم قارئین آج کل امریکہ خصوصاً اہل یورپ عموماً بڑے شدومد بڑے زور و شور سے اور بڑے شرح بسط سے ایک مسلسل پروپیگنڈہ کر رہے ہیں اور وہ پروپیگنڈہ ہے انسانی حقوق کے بارے میں ایمنسٹی انٹرنیشنل ہو یا اس جیسی حقوق انسانی کی علمبردار کوئی اور تنظیم جب کبھی کوئی یورپی باشندہ کسی ایشیائی ملک میں کوئی جرم کرتا ہے۔ یا لابی یورپ سے منسلک کوئی باشندہ کوئی فرد جرم کرتا ہے۔ جس کے نتیجہ میں وہ ملک اپنے قانونی تقاضے پورے کرتے ہوئے اس فرد یا ان افراد کو ان کے جرم کی سزا سناتا ہے۔ تو یہ نام نہاد انسانی حقوق کے علمبردار لنگوٹے کس کر ان کو بچانے کیلئے میدان میں کود پڑتے ہیں اور اپنی تمام تر توانائیاں انہیں بچانے میں خرچ کرتے ہیں یہ علیحدہ بات ہے کہ ان حقوق انسانی کے علمبرداروں کے متوکل ایسے لوگ ہی ہوتے ہیں جو صرف عیسائی مشینری سے تعلق رکھتے ہیں اور یہ وکیل بلا توکیل بن کر عالمی سطح پر ان کے مقدمات لڑتے ہیں اخبارات اور میڈیا پر ایسا واویلا کرتے ہیں کہ الاماں والحفیظ۔

آپ نے کبھی غور کیا کہ یہ حقوق انسانی کے علمبردار اب مسلسل یہ پروپیگنڈہ کر رہے ہیں کہ پاکستان میں انسانی حقوق پامال ہو رہے ہیں۔ اقلیتوں کو ان کا حق نہیں دیا جا رہا ان کے حقوق غصب ہو رہے ہیں اب ہم نے دیکھنا یہ ہے کہ پاکستان میں عیسائی آبادی کون سے حقوق غصب ہو رہے ہیں۔ یہ بنیادی حق روٹی کپڑا اور مکان ہے کیا انہیں یہ حق میسر نہیں؟ کیا انہیں الیکشن میں حصہ لینے کا پورا حق حاصل نہیں؟

کیا انہیں ملک کے کسی حصہ میں یا کسی شہر میں جانے سے روکا جاتا ہے۔ اپنی آزادی سے چل پھر نہیں سکتے؟ انہیں تو ہماری حکومتوں نے شراب کے پرمٹ تک دے رکھے ہیں یہیں پر بس نہیں بلکہ اب تو خیر سے پی پی صاحبہ نے ایک سالم عیسائی وزیر برائے خاندانی منصوبہ بندی بنا رکھا ہے تو وہ کون سے انسانی حقوق ہیں جو مقامی کرسچن آبادی کو میسر نہیں جن کی عدم دستیابی پر واویلا ہو رہا ہے۔ جی ہاں اگر ان کا مقصد یہ ہے کہ آزادی رائے کے نام پر یہ لوگ

سید محمود الحسن کیفی فیصل آباد

کھلے بندوں محسن انسانیت محمد عربی ﷺ کے خلاف بھونکیں آپ ﷺ کی شان میں گستاخی کرتے پھریں۔ اور انہیں لگام ڈالنے والا کوئی نہ ہو تو یہ حق نہیں ہے جو انہیں دے دیا جائے یہ تو بے غیرتی ہے اور یہ بے غیرتی کرنے کا حق ہم ہرگز نہیں دے سکتے۔

قارئین! سوچنے کی بات ہے کہ سلمان رشدی ملعون نے کون سا ایسا کارنامہ سرانجام دیا ہے۔ کونسا ایسا معرکہ سر کیا ہے کہ پورے یورپ میں اس کی آؤ بھگت ہو رہی ہے۔ کیا اس نے کوئی سیارہ عجوبہ بنا کر خلا میں چھوڑا ہے یا اس نے کوئی ایسا انوکھا ہتھیار بنا کر یورپ والوں کو دیا ہے۔ جو کہ جس کے بنانے سے وہ عاجز آ گئے تھے؟ یا کس انوکھے ایٹمی ری ایکٹر کا بانی ہے۔ جی نہیں وہ سیارہ کارنامہ کتابی شکل میں شیطانی آیات کا ہے۔ جس میں برادر ابلیس نے نبی اقدس ﷺ کی شان میں خوب ہرزہ سرائی کی ہے۔ یہی وہ سیاہ کارنامہ ہے جس کی بنا پر اس ملعون کو سرکاری پروٹوکول مل رہا ہے اور اس کے دفاع پر ہزاروں ڈالر کرچ کیئے جا رہے ہیں دوسرے نمبر پر بنت ابلیس ناپاک ذہنیت کی مالک تسلیمہ نسرین ہے جسے حقوق انسانی کے علمبرداروں نے بحفاظت بنگال سے نکال کر یورپ پہنچا دیا ہے جہاں اسے عشائیے دیئے جا رہے ہیں۔ مبارک بادیں مل رہی ہیں۔ تیسرے نمبر ایک نیا خنزیر دریافت ہوا ہے۔ انور شیخ جو کہتا ہے کہ کوئی محمد ﷺ مبعوث نہیں ہوا۔ نعوذ (باللہ) کوئی قرآن نہیں ہے۔ جنت محمد ﷺ نے رشوت کے طور پر پیش کی غرضیکہ خوب زہر اگلا۔ اس کی بھی خوب پذیرائی ہو رہی ہے۔ دو پاکستانی عیسائی جنہیں پاکستان کی عدالت عالیہ نے سزائے موت سنا دی اپنے قانونی تقاضے پورے کرتے ہوئے تو حقوق انسانی کے چیمپئنز میدان میں کود پڑے پورا یورپ امریکہ سمیت پیٹھ ٹھونک کے ان کی حمایت میں لگ گیا۔ کبھی ایمنسٹی انٹرنیشنل کا بیان آ رہا ہے تو کبھی امریکہ بزدل کا کبھی برطانیہ کا تو کبھی جرمنی کا فرنگی کے گماشتوں نے انہیں بھی بحفاظت جرمنی پہنچا دیا۔ اس کے بعد جرمن صدر سیدھے یہاں پہنچے اور بار بار یہ ڈھنڈورا پیٹا کہ توہین رسالت میں قانون میں ترمیم کرو۔ یہ قانون انسانی حقوق کے منافی ہے۔ کیا میں ان حقوق انسانی کے چیمپئنز اور بکے بازوں سے یہ پوچھ سکتا ہوں کہ اس وقت تم کہاں ہوتے ہو جب مسلمانوں کے خون سے ہولی کھیلی

جاتی ہے۔ جب مسلمان بوسنیائی بچوں کو سنگینوں میں پرویا گیا جب حاملہ عورتوں کے پیٹ چاک کر کے بچے نکال کر ان کو ماؤں کے سامنے قیمہ بنایا گیا۔ مسلمانوں کے سروں کو سنگینوں پر اچھالا گیا۔ مسلمان مرد اور عورتوں کو بڑے بڑے ہالوں میں بند کر کے جلا دیا گیا۔ اس وقت تم کہاں چلے گئے تھے۔ کیا تم اس وقت اندھے ہو جاتے ہو۔ اس وقت تمہیں انسانی حقوق فراموش ہو جاتے ہیں چرار شریف مسجد شہید کرنے پر احتجاج کرنے والوں کو گولیوں سے اڑا دیا گیا تمہارے کان پر جوں تک نہ **رینگی**۔ ایک عیسائی کو بچانے کیلئے پورا یورپ حرکت میں آسکتا ہے تو کیا سینکڑوں مسلمانوں کی جان ایک کافر سے بھی کم قیمت ہے۔ میں یہ واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ اگر قانون توہین رسالت میں ترمیم کرنے کی کوشش کی گئی تو پھر تحریک ختم نبوت جیسی تحریک چل سکتی ہے۔ انتقام اور غرضیکہ ایسا سیلاب آئے گا جو وقت کے راجپال اور اس کی پشت پناہی اس کی مدافعت کرنے والے کو خس و خاشاک کی طرح بہالے جائے گا۔

حرف آخر = میں ان لوگوں سے کہنا چاہتا ہوں جو اہل یورپ کی تقلید کرتے نہیں تھکتے جن کی خوشامدیں کرتے نہیں تھکتے وہ تو تعصب میں اتنا آگے نکل چکے ہیں کہ تمہارے ہمارے بلکہ انسانیت کے محسن قائد نبی مقدس ﷺ کو گالیاں دینا اپنا پیدائشی حق سمجھتے ہیں وہ تمہاری آئیڈیل شخصیت ہیں غیرت کا مقام ہے اگر غیرت موجود ہو تو؟ ایک مرتبہ پھر میں یہ واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ جب تک ایک مسلمان بھی باقی ہے کسی موذی کو نبی اقدس ﷺ کی شان میں گستاخی کا حق ہرگز نہیں دیا جائے گا۔ ہم بنیاد پرست ہیں ہمیں فخر ہے۔ ہمیں بنیاد پرستی مبارک، تمہیں مادر پدر آزادی مبارک، دوسرے لفظوں میں تمہیں حرامزدگی مبارک۔

بقول مظفر وارثی

پاکستان، عراق، لیبیا لب نشانہ ہیں اب ان کا
سی آئی اے، موساد اور "را" کا مقابلہ کرتا ہے
کھول دیا ہے محاذ امریکہ، اسرائیل اور بھارت نے
دفاع کھل کر اب بنیاد پرستی کا کرتا ہے

بقیہ: تحریک ختم نبوت

۲۲ مارچ بعد نماز عشاء مسجد مولوی فتح خاں میں کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس کی صدارت صاحبزادہ شمس الدین نے کی جبکہ مولانا اللہ وسایا سمیت کئی ایک علماء کرام نے خطاب کیا۔ مہمان خصوصی حضرت الامیر مدظلہم تھے۔

۲۳ مارچ کو ساڑھے وزیرستان کی طرف روانگی ہوئی جہاں دس بجے وانہ سے بیس میل دور تنائی کے مقام پر آپ کا زبردست استقبال کیا گیا ویگنوں، بسوں، موٹر سائیکلوں پر سوار آزاد قبائل کے غیور و جسور پٹھانوں کے قافلہ نے آپ کی آمد پر زبردست ہوائی فائرنگ کی۔ پچیس تیس موٹر سائیکلوں کا قافلہ آپ کی جیب کے آگے سانپ کی طرح بل کھاتی ہوئی پہاڑی سڑکوں پر عجیب منظر پیش کر رہا تھا۔ جب وانہ شہر میں داخلہ ہوا تو سڑک کے دونوں جناب ہزاروں کی تعداد میں پٹھانوں نے لائن میں کھڑے ہو کر آپ کا استقبال کیا۔ افغانستان کی سرحد کے قریب مدرسہ تعلیم القرآن شمول میں جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں ہزاروں قبائلیوں نے شرکت کی۔ جلسہ سے مولانا مومن شاہ حرکت انقلاب اسلامی افغانستان، مولانا احمد جان غزنی خیل، مولانا حسن جان پشاور، مولانا عبدالواحد کوئٹہ، مولانا اللہ وسایا ملتان نے خطاب کیا۔

ہزاروں قبائلیوں نے حضور ﷺ کی عزت و ناموس کے تحفظ کے لئے اپنی خدمات حضرت الامیر مدظلہم کو پیش کیں۔

بعد ازاں حضرت اقدس نے مولانا نور محمد وانہ کی درخواست پر ان کے مدرسہ اور مسجد کا معائنہ فرمایا۔ بعد نماز عشاء وانا خیل میں کانفرنس کی صدارت فرمائی۔ کانفرنس سے صاحبزادہ شمس الدین موسیٰ زئی شریف، مولانا اللہ وسایا نے خطاب کیا۔ جو رات گئے تک جاری رہ کر حضرت کی دعا پر اختتام پذیر ہوئی۔ رات آپ نے مدرسہ دارالعلوم مولوی فتح خان ٹانک میں آرام فرمایا۔ ۲۴ مارچ کو خانقاہ شریف کے لئے واپسی ہوئی۔

اس دورہ سے ختم نبوت کی آواز افغانستان کی سرحد تک آزاد قبائل اور پہاڑوں پر پہنچی۔ پریس کانفرنس میں حضرت الامیر نے فرمایا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ایک دینی و تبلیغی تنظیم ہے۔ جس کا طرۂ امتیاز عقیدۂ ختم نبوت کا تحفظ ہے۔

اکابر علماء دیوبند، مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقی و دیگر قائدین سپاہ صحابہؓ کی نظریاتی اور دینی و علمی کتب کا وہ مرکز جسکے آپ عرصہ سے منتظر تھے

سپاہ صحابہؓ، سپاہ صحابہؓ سٹوڈنٹس کے بیجز، سٹکرز، کی رنگ، لٹریچر، دستور منشور، ٹیلیفون انڈکس، بال پوائنٹ، جھنڈے، عید کارڈ، لفافے، آئڈنٹی کارڈ کور، شیشہ سٹکر، ٹوپی بیج، سٹیل بیج، کاپی کور، لیٹر ہیڈ، تصاویر مولانا حق نواز جھنگوی، ضیاء الرحمٰن فاروقی، اعظم طارق تھوک و پرچون خرید فرمائیں

ہر قسم کی تقاریر کیسٹیں اور ویڈیو کیسٹیں دستیاب ہیں نیز مدارس عربیہ کی رسید بکس، پمفلٹ، اشتہارات اور ہر قسم کی اعلیٰ طباعت کا مرکز

نئے سال کے موقع پر سپاہ صحابہؓ کی ڈائری، کیلنڈر، پاکٹ کیلنڈر

مکتبۃ الجمعیۃ

امین بازار سرگودھا فون ۲۲۹۶۴۷

بقیہ: چیلنج کا جواب

مرزا کا تخت سب سے اونچا

" آسمان سے کئی تخت اترے مگر تیرا تخت سب سے اونچا بچھایا گیا۔ "

(مرزا کا الہام۔ مندرجہ تذکرہ طبع دوم ص ۳۴۶)

ایک نفیس فائدہ:

حضرات انبیاء کرام علیہم السلام سب کے سب دیگر تمام انسانوں سے افضل ہیں' اور علم عقائد میں یہ اصول طے شدہ ہے کہ کوئی ولی' خواہ کتنا ہی بڑا ہو' کسی نبی کے رتبہ کو نہیں پہنچ سکتا' شرح عقائد نسفی میں ہے:

ولا یبلغ ولی درجۃ الانبیاء لان الانبیاء معصومون' مامونون عن خوف الخاتمۃ مکرمون بالوحی و مشاہدۃ الملک' مامورون بتبلیغ الاحکام وارشاد الانام بعد الانصاف بکمالات الاولیاء۔

(ص ۱۶۴۔ مطبوعہ مکتبہ خیر کثیر کراچی)

ترجمہ: "کوئی ولی انبیاء کرام علیہم السلام کے درجہ کو نہیں پہنچ سکتا' کیونکہ انبیاء کرام معصوم ہیں' ان کے حق میں سوء خاتمہ کا اندیشہ نہیں' وہ وحی الٰہی اور فرشتوں کے مشاہدہ سے مشرف ہیں' اور وہ اولیاء کے کمالات کے ساتھ متصف ہونے کے بعد تبلیغ احکام اور خلق خدا کی رہنمائی کے کام پر مامور ہوتے ہیں۔"

اسی طرح صحابیت کا شرف ایسی فضیلت ہے کہ جو حضرات صحابہ کرامؓ کے سوا کسی کو نصیب نہیں ہو سکتی۔ اسی بنا پر جمہور اہل سنت کا عقیدہ ہے کہ بعد کے اولیاء صحابہ کرامؓ کی فضیلت کو نہیں پہنچ سکتے۔

اہل عقل کا یہ مسلمہ اصول ہے کہ جب کسی فرد کا تقابل دوسرے افراد سے کیا جائے تو یہ تقابل ہمیشہ اسی کی نوع کے افراد کے درمیان ہوتا ہے۔ پس جو شخص جس جماعت یا گروہ میں شامل ہو اس کی افضلیت و غیر افضلیت کا تقابل اس کی اپنی ہی جماعت یا گروہ کے افراد کے ساتھ ہوگا' چنانچہ جو شخصیت انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی جماعت سے ہو اس کی افضلیت کا تقابل اسی جماعت انبیاء کے افراد قدسیہ کے ساتھ ہوگا' غیر انبیاء کے ساتھ نہیں۔ بلکہ غیر انبیاء کے مقابلہ میں اس کی افضلیت کی بحث خلاف اصول اور خلاف عقل سمجھی جائے گی۔ کیونکہ غیر انبیاء کو انبیاء اکرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے علو مرتبہ اور رفعت شان سے کیا نسبت؟ اور نبی کا غیر نبی کے ساتھ کیا مقابلہ؟ اسی طرح کسی صحابی کی افضلیت دیگر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے مقابلہ میں مراد ہوگی' چنانچہ جب کہا جائے کہ فلاں صحابی افضل ہیں تو اس سے مراد یہ ہے کہ دیگر صحابہؓ کے مقابلہ میں افضل ہیں' ورنہ صحابیؓ کا غیر صحابہؓ سے کیا مقابلہ؟ اور غیر صحابی کو صحابہ سے کیا نسبت؟' اسی طرح کسی ولی کی افضلیت دیگر اولیاء عظامؒ کے مقابلہ میں زیر بحث آئے گی' نہ کہ عوام الناس کے مقابلے میں' پس جب کہا جائے کہ فلاں ولی افضل ہے تو مراد یہ ہوگی کہ دیگر اولیاء کے مقابلہ میں افضل ہے۔ علی ہذا القیاس۔

جب مرزا غلام احمد قادیانی اپنے آپ کو انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی جماعت میں شامل کرتا ہے اور حضرت نوح اور حضرت عیسیٰ علیہم السلام جیسے اولوالعزام رسولوں سے افضل قرار دیتا ہے تو اس کے بیان کردہ مندرجہ ذیل الہام سے کہ

" آسمان سے کئی تخت اترے' مگر تیرا تخت سب سے اونچا بچھایا گیا۔"

ف ۵ ذکورہ اصول کے مطابق ہر ذی شعور یہ سمجھے گا کہ آسمان سے اترنے والے تختوں سے حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کے درجات و مراتب عالیہ مراد ہیں' اور "تیرا تخت سب سے اونچا بچھایا گیا" کے فقرہ سے انبیاء کرام علیہم السلام کے مقابلہ میں صاحب الہام کی افضلیت مراد ہے۔ چونکہ مرزا' تمام انبیاء کرام علیہم السلام کے کمالات کی جامعیت کا مدعی ہے' اور چونکہ اس کو اولوالعزام رسولوں سے افضلیت کا دعویٰ ہے اس لئے "اس کے تخت کا سب سے اونچا ہونا" اس کے معنی اس کے سوا کچھ نہیں کہ اس الہام میں اس کو تمام انبیاء کرام علیہم السلام سے افضل قرار دیا گیا۔ نعوذ باللہ۔ استغفراللہ۔

فخر اولین و آخرین

روزنامہ الفضل قادیان مسلمانوں کو للکارتے ہوئے کہتا ہے:

"اے مسلمان کہلانے والو! اگر تم واقعی اسلام کا بول بالا چاہتے ہو اور باقی دنیا کو اپنی طرف بلاتے ہو تو پہلے خود سچے اسلام کی طرف آ جاؤ (یعنی مسلمانوں کا اسلام جھوٹا ہے۔ نعوذ باللہ۔ ناقل) جو مسیح موعود (مرزا قادیانی) میں ہو کر ملتا ہے. اسی کے طفیل آج بر و تقویٰ کی راہیں کھلتی ہیں. اسی کی پیروی سے انسان فلاح و نجات کی منزل مقصود پر پہنچ سکتا ہے وہ وہی فخر اولین و آخرین ہے. جو آج سے تیرہ سو برس پہلے رحمۃ للعالمین بن کر آیا تھا۔"

(الفضل قادیان۔ ۲۶ ستمبر ۱۹۱۵ء بحوالہ قادیانی مذہب ص ۲۱۱ ص ۲۱۲ طبع نہم۔ لاہور)

پہلے محمد رسول اللہ سے بڑھ کر

اسی پر اکتفا نہیں. بلکہ قادیانی عقیدہ میں محمد رسول اللہ کا قادیانی ظہور (جو مرزا قادیانی کے روپ میں ہوا ہے) کی ظہور سے اعلیٰ و افضل ہے۔

ملاحظہ ہو:

"اور جس نے اس بات سے انکار کیا کہ نبی علیہ السلام کی بعثت چھٹے ہزار سے تعلق رکھتی ہے. جیسا کہ پانچویں ہزار سے تعلق رکھتی تھی. پس اس نے حق کا اور نص قرآن کا انکار کیا. بلکہ حق یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانیت چھٹے ہزار کے آخر میں یعنی ان دنوں میں بہ نسبت ان سالوں کے اقویٰ اور اکمل اور اشد ہے بلکہ چودھویں رات کی طرح ہے۔"

(خطبہ الہامیہ ص ۱۸۱ روحانی خزائن ص ۲۷۱ ج ۱۶)

"امام اپنا عزیزو اس جہاں میں غلام احمد ہوا دارالاماں میں
غلام احمد ہے عرش رب اکبر مکاں اس کا ہے گویا لامکاں میں
غلام احمد رسول اللہ ہے برحق شرف پایا ہے نوع انس و جاں میں
محمد پھر اتر آئے ہیں ہم میں اور آگے سے ہیں بڑھ کر اپنی شاں میں
محمد دیکھنے ہوں جس نے اکمل غلام احمد کو دیکھے قادیاں میں

(اخبار بدر قادیان ۲۵ اکتوبر ۱۹۰۶ء بحوالہ قادیانی مذہب ص ۳۳۶)

ہلال اور بدر کی نسبت

اور قادیانی ظہور کی افضلیت کو اس عنوان سے بھی بیان کیا گیا کہ نبی کی بعثت کے زمانہ میں اسلام ہلال کی مانند تھا جس میں کوئی روشنی نہیں ہوتی اور قادیانی بعثت کے زمانے میں اسلام بدر کامل کی طرح روشن اور منور ہو گیا۔

چنانچہ ملاحظہ ہو:

"اور اسلام ہلال کی طرح شروع ہوا، اور مقدر تھا کہ انجام کار آخری زمانہ میں بدر (چودھویں کا چاند) ہو جائے، خداتعالیٰ کے حکم سے پس خداتعالیٰ کی حکمت نے چاہا کہ اسلام اس صدی میں بدر کی شکل اختیار کرے جو شمار کے رو سے بدر کی طرح مشابہ ہو (یعنی چودھویں صدی)۔"

(خطبہ الہامیہ ص ۱۸۴ روحانی خزائن ص ۲۷۵ ج ۱۶)

"آنحضرت کے بعثت اول میں آپ کے منکروں کو کافر اور دائرہ اسلام سے خارج قرار دینا۔ لیکن ان کی بعثت ثانی میں آپ کے منکروں کو داخل اسلام سمجھنا یہ آنحضرت کی ہتک اور آیت اللہ سے استہزا ہے۔ حالانکہ خطبہ الہامیہ میں حضرت مسیح موعود نے آنحضرت کی بعثت اول و ثانی کی باہمی نسبت کو ہلال اور بدر کی نسبت سے تعبیر فرمایا ہے۔"

(اخبار الفضل قادیان جلد ۳ نمبر ۱۰ مورخہ ۱۵ جولائی ۱۹۱۵ء
بحوالہ قادیانی مذہب ص ۲۶۴)

بڑی فتح مبین

اور اظہار افضلیت کے لئے ایک عنوان یہ اختیار کیا گیا کہ مرزا غلام احمد قادیانی کے زمانہ کی فتح مبین، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی فتح مبین سے بڑھ کر ہے۔

چنانچہ ملاحظہ ہو:

"اور ظاہر ہے کہ فتح مبین کا وقت ہمارے نبی کریم کے زمانے میں گزر گیا اور دوسری فتح باقی رہی جو کہ پہلے غلبہ سے بہت زیادہ بڑی اور زیادہ ظاہر ہے اور مقدر تھا کہ اس کا وقت مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) کا وقت ہو۔"

(خطبہ الہامیہ ص ۱۹۳۔ ۱۹۴ روحانی خزائن ص ۲۸۸ ج ۱۶)

روحانی کمالات کی ابتدا اور انتہا

"(یعنی نبی کی بعثت میں) اسلام ہیں) اپنی صفات کے ساتھ ظہور فرمایا اور وہ زمانہ اس روحانیت کی ترقیات کا انتہا نہ تھا بلکہ اس کے کمالات کے معراج کے لئے پہلا قدم تھا پھر اس روحانیت نے چھٹے ہزار کے آخر میں یعنی اس وقت پوری طرح سے تجلی فرمائی۔"

(خطبہ الہامیہ ص ۱۷۷ روحانی خزائن ص ۲۶۶ ج ۱۶)

محمد عربی کا کلمہ پڑھنے والے کافر

"اب معاملہ صاف ہے اگر نبی کریم کا انکار کفر ہے تو مسیح موعود کا انکار بھی کفر ہونا چاہئے کیونکہ مسیح موعود نبی کریم سے الگ کوئی چیز نہیں ہے بلکہ وہی ہے اور اگر مسیح موعود کا منکر کافر نہیں تو نعوذ باللہ نبی کریم کا منکر بھی کافر نہیں کیونکہ یہ کس طرح ممکن ہے کہ پہلی بعثت میں تو آپ کا انکار کفر ہو مگر دوسری بعثت میں جس میں بقول حضرت مسیح موعود آپ کی روحانیت اقویٰ اور اکمل اور اشد ہے، آپ کا انکار کفر نہ ہو۔"

(کلمۃ الفصل ص ۱۴۶۔ ۱۴۷ مندرجہ ریویو آف ریلیجنز۔ مارچ و اپریل ۱۹۱۵ء)

"ہر ایک ایسا شخص جو موسیٰ کو تو مانتا ہے مگر عیسیٰ کو نہیں مانتا، یا عیسیٰ کو مانتا ہے مگر محمدؐ کو نہیں مانتا۔ اور یا محمدؐ کو مانتا ہے پر مسیح موعودؑ کو نہیں مانتا وہ نہ صرف کافر بلکہ پکا کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔"

(کلمۃ الفصل ص ۱۱۰ مرزا بشیر احمد۔ ایم اے۔)

"تحریک احمدیت اسلام کے ساتھ وہی رشتہ رکھتی ہے جو عیسائیت کا یہودیت کے ساتھ تھا۔"

(محمد علی لاہوری قادیانی۔ منقول از مباحثہ راولپنڈی ص ۲۴۰)

"کل مسلمان، جو حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) کی بیعت میں شامل نہیں ہوئے خواہ انہوں نے حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) کا نام بھی نہیں سنا، وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔"

(آئینہ صداقت ص ۳۵ از مرزا محمود احمد قادیانی)

"ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم غیر احمدیوں کو مسلمان نہ سمجھیں اور ان کے پیچھے نماز نہ پڑھیں، کیونکہ ہمارے نزدیک وہ خدا کے ایک نبی کے منکر ہیں یہ دین کا معاملہ ہے، اس میں کسی کا اپنا اختیار نہیں کہ کچھ کر سکے۔"

(انوار خلافت ص ۹۰ از مرزا محمود احمد قادیانی)

☆☆

قارئین کرام ان حوالہ جات کو دیکھ کر محسوس کر سکتے ہیں کہ ان عبارتوں میں مرزا غلام احمد قادیانی نے انبیاء کرامؑ سے افضل ہونے کا دعویٰ کیا ہے' دنیا کی کسی عدالت میں ان عبارتوں کو (لکھنے والے کا نام بتائے بغیر) رکھ دیجئے اور اس سے فیصلہ کرا لیجئے کہ ان عبارتوں میں انبیاء کرامؑ سے افضل ہونے کا دعویٰ پایا جاتا ہے یا نہیں؟ عدالت یہ کہنے پر مجبور ہوگی کہ جس شخص کی یہ عبارتیں ہیں وہ انبیاء کرامؑ پر اپنی فضیلت و برتری کا مدعی ہے۔ لیکن مرزا طاہر اس دعویٰ کو مسلمانوں کی طرف منسوب کر کے اسے جھوٹ قرار دیتا ہے اور اس پر "لعنت اللہ علی الکاذبین" کہتا ہے۔

ہماری گزارش یہ ہے کہ یہ دعویٰ اگر جھوٹ ہے تو یہ سیاہ جھوٹ خود مرزا

طاہر کے دادا مرزا غلام احمد قادیانی کا تصنیف کردہ ہے۔ لہٰذا مرزا طاہر کو اگر "لعنت اللہ علی الکاذبین" کی گردان کا شوق ہے تو وہ اپنے دادا ابا کا نام لے کر یہ شوق ضرور پورا فرماسکتے ہیں۔

خلاصہ:

قارئین کرام نے ملاحظہ فرمایا کہ مرزا طاہر نے جتنی باتیں مسلمانوں کی طرف منسوب کرکے ان کو جھوٹ کہا' اور ان پر لعنت کی گردان کی وہ سب کی سب خود ان کے گھر سے برآمد ہوئیں' اس لئے مرزا طاہر احمد صاحب بالقابہ خود جھوٹ کے مرتکب اور اپنی لعنت بازی کے خود مورد ہوئے۔

اس ناکارہ نے اپنی اس پوری تحریر میں اپنی طرف سے ان پر لعنت نہیں کی بلکہ یہ بتایا ہے کہ ان کی لعنت خود انہی پر لوٹتی ہے۔

ایک لطیفہ اور یاد دہانی:

مرزا طاہر احمد صاحب لعنت بازی کے عادی مریض ہیں' ان کی کوئی تحریر و تقریر مشکل ہی سے اس شغل سے خالی ہوا کرتی ہے' دراصل یہ ان کے خاندان کا مراق کی طرح۔ موروثی مرض ہے' جو تین پشتوں سے مسلسل چلا آرہا ہے' اور اب یہ "داء الکلب" کی طرح مرزا طاہر کے رگ و پے میں سرایت کرچکا ہے' جس سے بظاہر ان کا شفایاب ہونا مشکل نظر آتا ہے' والامر بیداللہ۔

اس ناکارہ نے ۱۸' ۱۹ سال پہلے انہیں مخلصانہ مشورہ دیا تھا کہ اول تو یہ اس "لعنت بازی" کا شغل ہی نہ فرمایا کریں' اور اگر اپنی "خاندانی علت" کی بنا پر مجبور ہوں تو کم سے کم اپنے اوپر اتنا احسان ضرور کریں کہ لعنت بازی کیلئے قرآن حکیم کی آیت "لعنت اللہ علی الکاذبین" نہ پڑھا کریں' کیونکہ وہ اس آیت شریفہ کو پڑھ کر دوسروں پر لعنت کرنے کی بجائے قرآن کریم کی زبان سے خود اپنے اوپر لعنت فرماتے ہیں۔ ان کے گھر میں لعنت کی پہلے بھی کچھ کمی نہیں' قرآن کی زبان سے اس میں مزید اضافہ نہ کیا کریں تو بہتر ہے۔

افسوس ہے کہ اس فقیر کی یہ خیر خواہانہ نصیحت مرزا طاہر پر کارگر نہ ہوئی' یہی وجہ ہے کہ ان کی یہ بیماری آج کل "داء الکلب" کی شکل اختیار کرچکی ہے۔ مناسب ہوگا کہ یہاں اپنی انیس سال قبل کی نصیحت نقل کردوں' تاکہ اگر مرزا طاہر کو نہیں تو شاید ان کی جماعت کے کسی فرد کو نفع ہو جائے۔

اس کو ہضم کرچکے ہوں۔ ظاہر ہے کہ جھوٹ ان کے گوشت' پوست میں سرایت کئے ہوئے ہوگا۔ اور انہیں ہر سو جھوٹ ہی جھوٹ نظر آئے گا۔

باقی رہی لعنت! تو یہ جھوٹ کا خاصہ لازمہ ہے' یہی وجہ ہے کہ مرزا آنجہانی کے گھر اس کی بھی بڑی فراوانی تھی' اور اس کی داد و دہش میں بھی وہ بڑے سخی تھے' دس دس' بیس بیس لعنتیں تو معمولی بات پر ان کا معمول تھا' اور کبھی موج میں آتے تو گن گن کر ہزار ہزار لعنتیں ایک سانس میں تقسیم کرکے اٹھتے' افسوس ہے کہ اس دولت کی تقسیم میں مرزا آنجہانی جیسی فیاضی اب مرزائی خاندان میں نہیں رہی' غالباً' یہ دولت مرزا صاحب کے خاندان اور متعلقین میں تقسیم ہوکر رہ گئی' جناب مرزا طاہر احمد صاحب کو بھی حصہ رسدی ملی ہوگی' اس لئے انہوں نے مولانا ہوری کو اس کا عطیہ دینے میں اپنے جد بزرگوار کی سی فیاضی کا مظاہرہ تو نہیں کیا' تاہم بخل سے بھی کام نہیں لیا۔ اپنی بساط اور مقدور کے موافق انہوں نے خوب لعنت برسائی ہے' دعا کرنی چاہئے کہ حق تعالیٰ ان کی اس خاندانی دولت میں دن دونی رات چوگنی ترقی فرمائے اور دنیا و آخرت میں انہیں اس بیش بہا دولت سے مالا مال رکھے۔

باران لعنت کے سلسلہ میں جناب مرزا طاہر احمد صاحب کو ایک بہت ہی مخلصانہ و نیاز مندانہ مشورہ دینا چاہتا ہوں۔ مشورہ ذرا دقیق سا ہے۔ امید ہے اس پر توجہ فرمائیں گے۔ مشورہ یہ ہے کہ وہ لوگوں پر لعنت برسانے کا شوق تو ضرور فرمایا کریں کہ یہ ان کا آبائی ترکہ ہے' اور کسی کو حق نہیں کہ انہیں اس میراث سے محروم کردے' مگر اس کے لئے قرآن کریم کی آیت لعنۃ اللہ علی الکاذبین نہ پڑھا کریں۔ وجہ اس کی یہ ہے کہ حدیث میں آتا ہے:

رب قاری قرآن والقرآن یلعنہ (مشکوٰۃ)

"بہت سے قرآن پڑھنے والے ایسے ہیں قرآن ان پر لعنت کرتا ہے۔"

اس حدیث کے مفہوم میں یہ بھی داخل ہے کہ ایک شخص خود ظالم ہے اور وہ قرآن مجید کی تلاوت کرتے ہوئے پڑھتا ہے: الا لعنۃ اللہ علی الظالمین۔ (ظالموں پر خدا کی لعنت) تو درحقیقت وہ قرآن کی زبان سے خود اپنے آپ پر لعنت کررہا ہے۔ اسی طرح ایک شخص خود جھوٹا ہے اور وہ آیت کریمہ لعنۃ اللہ علی الکاذبین پڑھتا ہے تو نادانستہ اپنے پر لعنت کرتا ہے۔

یہ تو سب جانتے ہیں کہ مرزا آنجہانی کو نبی' مسیح' احمد' اور محمد رسول اللہ کہنا یکسر خلاف واقعہ ہے (اسی کو جھوٹ کہتے ہیں) اس لئے ان عقائد کے باوجود صاحبزادہ صاحب کا اس آیت کی تلاوت کرنا حدیث بالا کا مصداق ہے۔ بزعم خود وہ یہ دولت دوسروں کو تقسیم کرتے ہیں مگر یہ آیت خود ان کے حق میں اس دولت کے اضافہ کا باعث بنتی ہے۔ گویا صاحبزادہ صاحب اس آیت کو پڑھ کر خود اپنے اوپر بددعا کرتے ہیں میرے خیال میں یہ اچھی بات نہیں' امید ہے وہ یہ خیر خواہانہ مشورہ قبول کرکے آئندہ' لعنۃ اللہ علی الکاذبین کا مورد بننے' بنانے سے احتراز فرمائیں گے' جتنی اب تک انہیں مل چکی ہے وہی بہت ہے۔"

واللہ یقول الحق وھو یھدی السبیل۔

قادیانی تحفہ

جھوٹ' بہتان' افترا' اور لعنت کی گردان قادیانیوں کا خاص تحفہ ہے جو ان کی جانب سے عطا کیا جاتا ہے' مرزا طاہر صاحب نے اپنے "تبصرہ" میں یہ قادیانی تحفہ بڑی فیاضی سے مولانا ہوری کو عطا فرمایا ہے۔ جھوٹ اور بہتان تو خیر مرزا صاحب کے گھر کی دولت ہے' اس رواں صدی میں قادیان اور ربوہ اس دولت کے سب سے بڑے معدن ہیں' وہ ساری دنیا پر بھی اسے تقسیم کردیں تب بھی ختم نہ ہوگی۔ جہاں جھوٹ اور افترا کے چشمے ابلتے ہوں وہاں دو چار چلو اگر راہ چلتوں پر بھی پھینک دیئے جائیں تو کیا کمی واقع ہوتی ہے۔ دنیا کا سب سے بڑا جھوٹ' جھوٹی نبوت کا دعویٰ ہے' جو لوگ

تحریک ختم نبوت

قسط نمبر۲

منزل بہ منزل

مورو میں ختم نبوت کانفرنس

۱۵اپریل۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام بچل پور مورو میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس سے سندھ کے مشہور خطیب مولانا عبدالرزاق سیکھو' عالمی مجلس کے مبلغ مولانا حفیظ الرحمٰن رحمانی' مولانا محمد انس نے خطاب کیا۔ علماء کرام نے قادیانیت کے پس منظر' مسئلہ ختم نبوت کی اہمیت' عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے مسلمانان پاکستان کی عظیم الشان قربانیوں پر "تفصیلا" روشنی ڈالی۔ مقررین نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ ارتداد کی شرعی سزا سزائے موت نافذ کی جائے۔ نیز علماء کرام نے پیپلزپارٹی کی چیئرپرسن بے نظیر بھٹو سمیت ایم آر ڈی کے رہنماؤں کی مرزائیت نوازی پر گہری تشویش کا اظہار کیا۔

بہاولپور میں ختم نبوت کانفرنس

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۱۹اپریل کو جامع مسجد الصادق میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس میں مولانا غلام مصطفیٰ' مولانا محمد یوسف' مولانا عبدالحکیم' محمد اسماعیل شجاع آبادی' حکیم محمد عمران امیر جماعت اسلامی' سراج بدر ناظم اعلیٰ جماعت اہلسنت سیٹھ عبید الرحمان چیئرمین بلدیہ' گلزار احمد نسیم ایڈیٹر روزنامہ سیادت' مولانا محمد احمد' مولانا منور احمد محمودی' حافظ غلام مصطفیٰ' جناب ظفر علی خاں نے خطاب کیا۔

مقررین نے ڈیرہ غازی خان میں مجلس عمل کے رہنماؤں پر پولیس تشدد کی مذمت کی اور مطالبہ کیا کہ ڈی سی' ایس پی سمیت ڈی جی خاں کی انتظامیہ برطرف کیا جائے۔ نیز مجلس عمل کے دیگر مطالبات کی پر زور تائید کی گئی۔

کوئٹہ میں قادیانیت کا بھرپور تعاقب

۲۰اپریل کو نوجوانوں نے انتظامیہ کی مرزائیت نوازی کے رویہ کی وجہ سے مجبوراً کوئٹہ میں قادیانیوں کی عبادت گاہ سے کلمہ طیبہ خود محفوظ کیا۔ جس کی قادیانیوں نے کوئی مزاحمت نہ کی۔ نوجوانوں کے جانے کے بعد قادیانیوں نے اپنی عبادت گاہ کے محراب پر کندہ کرایا۔ جس پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں نے ڈی سی کوئٹہ سے ملاقات کرکے انہیں اپنی تشویش سے آگاہ کیا اور مطالبہ کیا کہ کلمہ طیبہ محفوظ کیا جائے لیکن ڈی سی صاحب ٹس سے مس نہ ہوئے۔

۲۸ اپریل کو تمام مکاتب فکر کے رہنماؤں کا اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں طے ہوا کہ انتظامیہ کو ایک ہفتہ کی مہلت دی جائے۔ ۸رمئی تک انتظامیہ اگر کلمہ طیبہ محفوظ کرلیتی ہے تو ٹھیک ہے بصورت دیگر ۹رمئی کو مظاہرہ اور جلوس ہوگا۔ نیز مجلس عمل نے فیصلہ کیا کہ انتظامیہ نے قادیانی عبادت گاہ کی ہیئت اور شکل تبدیل نہ کی تو مجلس عمل خود اقدام کرے گی۔

مجلس عمل کے اعلان کے بعد انتظامیہ نے ۳۰راپریل کو قادیانی عبادت گاہ سے کلمہ طیبہ ہٹادیا۔

۲مئی کو صوبہ بھر میں مجلس عمل کے مطالبات کے حق میں قراردادیں منظور ہوئیں۔

۸مئی کو مجلس عمل کا اجلاس صوبائی صدر الحاج محمد زمان خان اچکزئی کی صدارت میں منعقد ہوا۔ اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ ۹رمئی کو حسب پروگرام میزان چوک میں عظیم الشان جلسہ اور مظاہرہ ہوگا۔ چنانچہ ۹رمئی کو مجلس عمل کے کارکن صبح ۹ربجے آنا شروع ہوگئے۔

نیز ۸رمئی کو کل کے پروگرام کا اعلان شروع ہوا۔ جس سے انتظامیہ گھبرا گئی۔ دوسرے اضلاع سے پولیس طلب کرلی گئی۔ پولیس ٹریننگ اسکول کے زیر تربیت رنگروٹوں کو طلب کرلیا گیا۔ راتوں رات پولیس نے فاطمہ جناح روڈ پر واقع قادیانیوں کی عبادت گاہ کی ناکہ بندی شروع کردی۔ لاٹھیوں' رائفلوں اور آنسو گیس سے مسلح پولیس نے رات کی تاریکی میں پوزیشنیں سنبھال لیں۔

سٹی مجسٹریٹ نے مجلس عمل کے رہنماؤں سے رابطہ کیا کہ ڈپٹی کمشنر سے بات چیت کی جائے۔ حاجی محمد زمان خان اچکزئی کی صدارت میں صبح ۹ربجے اجلاس منعقد ہوا تو انتظامیہ کے افسران نے بات چیت کے لئے مدعو کیا تو مجلس عمل نے پانچ رکنی کمیٹی تشکیل دی۔ جس میں الحاج محمد زمان خان اچکزئی' مولانا منیر الدین' ڈاکٹر محمد ابراہیم' ممتاز قانون دان چوہدری اعجاز یوسف اور فیاض حسن سجاد شامل تھے۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے بجائے ایس ڈی ایم نے مظاہرہ ملتوی کرنے کا مطالبہ کیا تو حاجی زمان خان نے کہا کہ اب ہم تمہارے ساتھ بات نہیں کریں گے بلکہ چیف منسٹر یا چیف سیکریٹری سے بات کریں گے۔

نماز جمعہ کے اجتماعات میں علماء کرام نے ولولہ انگیز خطابات کئے۔ مرکزی مسجد سے قاری انوار الحق حقانی کی قیادت میں ہزاروں افراد پر مشتمل جلوس سوا دو بجے میزان چوک پہنچ گیا۔

دوسرا جلوس جامع العلوم سے مولانا عبدالواحد کی قیادت میں میزان چوک پہنچا۔

جامع مسجد سنہری سے مولانا منیر الدین' جامع مسجد عمر سے مولانا محمد اکبر' مدرسہ مفتاح العلوم سے مولانا عبدالباقی جامع مسجد نور سے مولانا عبداللہ جان' جامع مسجد الحبیب سے مولانا حسین احمد شرودی اور دیگر کئی ایک مساجد سے جلوس میزان چوک پہنچنا شروع ہوگئے۔

جلوس میں تاج و تخت ختم نبوت زندہ باد' مرزائیت مردہ' مرزائیت کا قبرستان بلوچستان۔ غرضیکہ جلوس چوک پر پہنچنے کے بعد جلسہ شروع ہوا۔ جس سے بہت سے علماء کرام نے خطاب کیا۔ مقررین نے کہا کہ امام المجاہدین' مرشد العلماء مولانا خان محمد صاحب کی ہدایت کے مطابق آج صرف جلسہ کیا جائے گا مظاہرہ نہیں کیا جائے گا۔ لیکن نوجوانوں نے جوشیلے نعرے لگاتے ہوئے قادیانی عبادت گاہ کی طرف مارچ شروع کردیا۔ پولیس نے اندھادھند آنسو گیس پھینکی جس کے جواب میں نوجوانوں نے پتھراؤ کرکے پولیس کو پسپا کردیا۔ عبادت گاہ کی چھت پر قادیانیوں نے مورچے قائم کئے ہوئے تھے۔ انہوں نے جلوس کے شرکاء پر زبردست پتھراؤ کیا۔ جس سے کئی ایک نوجوان زخمی ہوگئے۔ قادیانیوں نے غلیل کے نشانے لے کر بہت سے نوجوانوں کو زخمی کردیا۔ رات گیارہ بجے تک آنکھ مچولی ہوتی رہی تاآنکہ ۱۱ بجے شب انتظامیہ نے مجبور ہو کر قادیانی عبادت گاہ کو

سربمہر کردیا اور قادیانیوں کو ہدایت کی کہ وہ اپنی جان بچانے کے لئے خود کو انتظامیہ کے حوالہ کردیں۔ ۸۱ قادیانیوں نے اپنے آپ کو انتظامیہ کے حوالے کیا= پولیس جب قادیانی عبادت گاہ کے اندر داخل ہوئی تو وہاں پر اینٹوں کے ڈھیر لگے ہوئے تھے۔ تقریباً ایک سو غلیلیں اور ہزاروں کانچ کی گولیاں ملیں۔ ایک کمرہ میں فرسٹ ایڈ کا مکمل سامان ملا۔ واضح رہے کہ قادیانیوں نے ایک سوچے سمجھے منصوبے کے تحت اسلحہ کے ڈھیر لگائے ہوئے تھے۔ انتظامیہ نے مجلس عمل کے قائدین کو سلیں دکھائیں اور وعدہ کیا کہ دو ماہ کے اندر اندر ان کے مطالبات تسلیم کرلئے جائیں گے۔

پرامن تحریک چلانے پر اظہار تشکر

کوئٹہ۔ آل پارٹیز مجلس عمل بلوچستان کے صدر حاجی محمد زمان اچکزئی نے پرامن تحریک چلانے پر کوئٹہ کے مسلمانوں کا شکریہ ادا کیا کہ مظاہرین نے کوئی توڑ پھوڑ نہیں کی۔ یہاں تک کہ قادیانیوں کے گھروں پر حملے سے گریز کیا۔ انہوں نے انتظامیہ سے کہا کہ عبادت گاہ کو سربمہر کرنا ہماری منزل نہیں ابتدائی قدم ہے۔ اگر اس عبادت گاہ سے مینار نہ ہٹائے گئے اور مسجد سے مشابہت ختم نہ کی گئی تو مسلمان دوبارہ میدان عمل میں اتریں گے اور مقاصد کے حصول تک پرامن تحریک جاری رہے گی۔

آل پارٹیز مرکزی مجلس عمل کے صدر حضرت مولانا خان محمد صاحب نے ۹ مئی کو کوئٹہ میں زخمی ہونے والے نوجوانوں کے ساتھ ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے ان کے مجاہدانہ کردار کو سراہا اور صوبائی قائدین کو ہدایات دیں کہ ان کی طرف سے زخمیوں کی عیادت کی جائے اور ان کے علاج معالجے پر خصوصی توجہ دی جائے۔ اگر کوئی رضاکار گرفتار ہوا ہو تو اس کے تمام مصارف صوبائی مجلس عمل برداشت کرے۔

علاقائی ختم نبوت کانفرنس لندن کی قراردادیں

لندن۔ جمعیت علماء برطانیہ کے زیر اہتمام مرکزی جامع مسجد ساؤتھ ہال لندن میں عظیم الشان ختم نبوۃ کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس میں انگلینڈ کے مختلف علاقوں سے وفود نے شرکت کی۔ کانفرنس میں مندرجہ ذیل قراردادیں منظور کی گئیں۔

○۔ ختم نبوت کانفرنس لندن کا یہ اجتماع اقوام متحدہ کے اقلیتی کمیشن میں قادیانیوں کو یکطرفہ طور پر مظلوم قرار دیتے ہوئے انسانی حقوق کے نام پر پاکستان میں قادیانیوں کے خلاف کئے گئے قانونی اقدامات کو واپس لینے کے مطالبے کی پرزور مذمت کرتے ہوئے کہا۔ قادیانیوں کے حق میں غیر مسلم عدالت کے فیصلے' اقوام متحدہ کے اقلیتی کمیشن کی قرارداد' جنیوا میں مستقل پاکستانی مندوب (قادیانی) کی کوششوں' غیر مسلموں کی قادیانیت نوازی اور اسلام دشمنی کا مظہر قرار دیا۔

○... کانفرنس میں قادیانیوں کے متعلق مالدیپ کے صدر کے اقدام' سعودی عرب اور ملائشیا میں قادیانی مرتدین کے داخلہ کی ممانعت کے فیصلہ کا خیر مقدم کیا۔

○... حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا گیا کہ دنیا بھر میں ایک مستقل شعبہ قائم کیا جائے جس میں عقیدۂ ختم نبوت کی اہمی کو اجاگر کیا جائے۔

○... قادیانیوں کے اسرائیل کے ساتھ تعلقات پر تشویش کا اظہار کیا گیا اور ان پر کڑی نگرانی کا مطالبہ کیا گیا۔

○۔ برطانیہ کے ذرائع ابلاغ کی پاکستان و عالم اسلام اور اسلامی روایات کے خلاف پروپیگنڈہ کی مذمت کی گئی۔

○... مغربی جرمنی میں سیاسی پناہ کے عنوان سے قادیانیوں کی سرگرمیوں کو پاکستان دشمنی کے مترادف قرار دیا گیا۔ نوجوان مسلمانوں کو بہلا پھسلا کر جرمنی سمیت کئی ایک ممالک میں سیاسی پناہ کو مرزائیت کا نوکری اور چھوکری کا روایتی ہتھکنڈہ قرار دیا گیا اور متعلقہ ممالک سے احتجاج کیا اور حکومت پاکستان کی اس نازک مرحلہ پر سردمہری پر افسوس کا اظہار کیا گیا۔

○... کانفرنس کے شرکاء نے اس عزم کا اظہار کیا کہ قادیانیت کے خاتمہ تک ہماری جدوجہد جاری رہے گی اور مرتد گروہ کا مقابلہ و محاسبہ جاری رہے گا۔

○۔ "محمد ز ڈاٹر" نامی فلم کو مسلمانان عالم کی ایمانی غیرت پر ضرب کاری قرار دیا گیا اور اس کو بند کرنے کا مطالبہ کیا گیا۔

حضرت الامیر مدظلہم کا جماعتی دورہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام نومبر ۱۹۸۵ء کے آخری عشرہ میں اٹک' اسلام آباد' ساہیوال' ٹوبہ ٹیک سنگھ میں ضلعی ختم نبوت کانفرنسیں منعقد ہوئیں' جن میں مجلس کے مرکزی رہنماؤں کے علاوہ مختلف مکاتب فکر کے علماء کرام اور راہنماؤں نے خطاب کیا۔ مختصر رپورٹ پیش خدمت ہے۔

اٹک

۲۰ نومبر کو اٹک میں ضلعی ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی' جس کی صدارت حضرت مولانا خان محمد صاحب دامت برکاتہم نے فرمائی جبکہ مولانا نور الحق نور پشاور' مولانا عبدالرؤف اسلام آباد اور دیگر علماء کرام نے خطاب کیا اور اسٹیج سیکریٹری کے فرائض مولانا محمد صدیق نے انجام دیئے۔

اسلام آباد

۲۱ نومبر کو عصر کی نماز کے بعد مولانا قاری احسان الحق کی مسجد میں حضرت الامیر مدظلہم کے اعزاز میں استقبالیہ رکھا گیا۔ جس میں راولپنڈی اور اسلام آباد کے علماء کرام اور خواص نے بھاری تعداد میں شرکت کی۔ اندرون و بیرون ملک مجلس کی کامیابیوں پر حضرت الامیر کو خراج عقیدت پیش کیا گیا۔ عشاء کے بعد کانفرنس ہوئی' جس میں دیگر علماء کرام کے علاوہ مولانا اللہ وسایا' مولانا عبدالرؤف جتوئی نے خطاب کیا۔

راولپنڈی و کھوٹہ

۲۲ نومبر جمعۃ المبارک کا دن تھا۔ حضرت الامیر دامت برکاتہم جمعہ' مولانا قاری محمد امین کی مسجد ورکشاپی محلّہ میں پڑھا جبکہ شیخ رشید احمد ایم این اے نے خطاب کرتے ہوئے تحریک ختم نبوت کے لئے حضرت کو اپنی خدمات پیش کیں۔

مولانا اللہ وسایا نے جامع مسجد کھوٹہ میں ہزاروں کے اجتماع سے خطاب کیا۔

ربوہ

۲۶ نومبر کو جامع مسجد احرار میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس کی صدارت حضرت نے کی جبکہ مولانا سید عطاء المومن بخاری' مولانا فضل الرحمٰن شاہ سلانوالی' مولانا اللہ وسایا مولانا عبدالرؤف چشتی نے خطاب کیا۔

ساہیوال

۲۷ نومبر جامع مسجد فرید ٹاؤن میں کانفرنس حضرت الامیر کی صدارت میں منعقد ہوئی۔ جس سے مولانا عبدالرحمان اشرفی' مولانا اللہ وسایا سمیت دیگر علماء کرام نے خطاب کیا۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ

۲۹ نومبر کو جامع مسجد غلہ منڈی میں ختم نبوت کانفرنس ہوئی۔ جس سے مولانا عبدالرحیم اشعر' مولانا خدا بخش' مولانا سید ممتاز الحسن گیلانی' مولانا اللہ وسایا' محمد اسماعیل شجاع آبادی نے خطاب کیا۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے راہنماؤں کا دورۂ سندھ

۱۲ جنوری ۱۹۸۶ء عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری' مرکزی ناظم مولانا اللہ وسایا حیدر آباد تشریف لائے۔ جہاں مجلس کے نو تعمیر شدہ دفتر کا معائنہ کیا اور بقیہ کام کو جلد از جلد پایہ تکمیل تک پہنچانے کی ہدایات دیں۔ مجلس کے مقامی رہنماؤں مولانا نذیر احمد بلوچ' قاری منظور الحق سے مشاورت ہوئی۔ ۱۳ جنوری شام کو ٹنڈو آدم پہنچے جہاں مولانا احمد میاں حمادی' مولانا جمال اللہ

الحسینی سے مختلف جماعتی امور پر مشاورت ہوتی رہی۔

۳ جنوری نواب شاہ کے لئے روانگی ہوئی۔ جہاں گزشتہ چند ماہ میں ۸ مرزائی قتل ہوچکے ہیں۔ جنہیں مولانا محمد چگل، حافظ میر محمد، مولانا امداد اللہ کو مرزائیوں کی ملی بھگت سے کیس میں ناجائز ملوث کیا گیا۔ مقدم الذکر دونوں حضرات سے پیشی پر عدالت میں ملاقات ہوئی اور اور انہیں مجلس کی طرف سے مکمل تعاون کی پیشکش کی۔ عدالت میں ملزمان کے علاوہ مولانا دوست محمد سمیت دیگر جماعتی رفقاء سے ملاقات ہوئی اور جماعتی کام کی رفتار تیز کرنے کے لئے منصوبہ بندی کی گئی۔

قادیانیوں کے بارے میں تمام قوانین کو مارشل لاء کے بعد آئینی تحفظ مل چکا ہے' اقبال احمد خاں

اسلام آباد۔ وفاقی وزیر قانون جناب اقبال احمد خاں نے سینیٹر مولانا سمیع الحق کی ایک تحریک کے جواب میں کہا کہ قادیانیوں کے متعلق تمام قوانین کو مارشل لاء کے خاتمے کے بعد آئینی تحفظ مل چکا ہے۔ اس لئے جو بھی ان کی خلاف ورزی کرے گا' اسے سزا دی جائے گی۔

(نوائے وقت ملتان ۲۷ر جنوری ۱۹۸۶ء)

حضرت الامیر مدظلہ کا دورۂ سرحد

ہزارہ ڈویژن کی مشہور دینی درسگاہ مدرسہ تجوید القرآن سراجیہ کا جلسہ تقسیم اسناد و دستار بندی مرکزی جامع مسجد ٹی اینڈ ٹی کالونی ہری پور میں منعقد ہوا۔

جس کی صدارت حضرت الامیر دامت برکاتہم نے فرمائی۔ جلسہ سے مولانا قاضی شمس الدین درویش' مولانا محمد سلیمان طارق' مولانا خدا بخش خطیب ربوہ نے خطاب کیا۔

علماء کرام نے مسئلہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے تمام مکاتب فکر کے اتحاد پر زور دیا۔

دوسرے روز جمعۃ المبارک کے بعد جامع مسجد مدنی اذا دربند ہری پور میں علماء کرام کا ایک اجلاس حضرت اقدس کی صدارت میں منعقد ہوا۔

اجلاس میں ہری پور سینٹرل جیل کے قریب نئی بننے والی کالونی میں ایک منصوبے کے تحت دھڑا دھڑ پلاٹ خرید رہے ہیں۔ اس پر تشویش کا اظہار کیا گیا اور قادیانیوں کی سرگرمیوں پر کڑی نظر رکھنے کا مطالبہ کیا گیا۔

ایک قرارداد میں تحریک ختم نبوت کے مطالبات تسلیم کرنے کی اپیل کی گئی۔

قائد تحریک ختم نبوت کا دورۂ سرحد

مخدوم العلماء قائد تحریک ختم نبوت مولانا خان محمد مدظلہ نے سرحد کا دورہ فرمایا آپ کے دورے کا آغاز ڈیرہ اسماعیل خاں سے ہوا۔

۲۱ مارچ ۱۹۸۶ء کو دریائے سندھ کے پل پر آپ کا شاندار استقبال کیا گیا اور آپ کو جامع مسجد جمعہ شاہ میں جلوس کی صورت میں لایا گیا۔ جہاں آپ نے ختم نبوت کانفرنس کے پہلے اجلاس کی صدارت کی۔ کانفرنس سے مولانا عبدالواحد کوئٹہ' قاری محمد امین راولپنڈی نے خطاب کیا۔ بعد نماز عصر دفتر ختم نبوت میں آپ نے استقبالیہ تقریب کی صدارت کی جبکہ صوفی اللہ وسایا ڈیرہ غازی خان نے ڈیرہ میں پولیس کی بربریت اور ظلم و تشدد کی داستان بیان کی جسے سن کر ہر آنکھ پرنم ہوگئی۔ انہوں نے اعلان کیا کہ ۳۱ مارچ کو وزیراعظم محمد خان جونیجو کی ڈیرہ آمد پر زبردست احتجاجی مظاہرہ کیا جائے گا۔ صوفی صاحب کے علاوہ جے یو پی پنجاب کے جنرل سیکریٹری سردار محمد خاں لغاری' مولانا اقبال اختر فاروقی اور صاحبزادہ خواجہ عبدمناف نے بھی خطاب کیا۔

بعد نماز عشاء کانفرنس کی دوسری نشست شروع ہوئی جس کی صدارت بھی حضرت الامیر مدظلہم نے فرمائی جبکہ مولانا محمد عبداللہ بھکر' مولانا اللہ وسایا ملتان' خواجہ محمد زاہد' صوفی ریاض الحسن گنگوہی ڈیرہ اسماعیل خان نے خطاب کیا اور حضرت نے جامع مسجد جمعہ شاہ کے خطیب مولانا غلام رسول کی درس قرآن اور مشکوٰۃ شریف کے درس کے اختتام پر دستار بندی کرائی جبکہ مولانا قاری محمد امین نے مشکوٰۃ شریف کی آخری حدیث کا درس دیا۔ رات گئے تک کانفرنس جاری رہ کر حضرت کی دعا پر اختتام پذیر ہوئی۔

۲۲ مارچ کو آپ ٹانک پہنچے جہاں آپ کا زبردست استقبال کیا گیا اور عصر سے قبل اجتماع سے مولانا عبدالواحد کوئٹہ نے مسئلہ ختم نبوت کی اہمیت پر پشتو میں خطاب کیا۔

عصر کے بعد مکی مسجد میں آپ نے پریس کانفرنس سے خطاب کیا۔ جس میں مولانا اللہ وسایا' خواجہ محمد زاہد' صوفی ریاض الحسن گنگوہی' مولانا عبدالستار شاہ بنوں' قاضی عطاء اللہ' صاحبزادہ شمس الدین موسیٰ زئی شریف' مولانا غلام محمد کے علاوہ کئی ایک علماء کرام نے شرکت کی۔ باقی ص ۲۱ پر

مکتبہ لدھیانوی کی نئی پیشکش

شخصیات و تاثرات

مکتبہ لدھیانوی نے حکیم العصر حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی دامت برکاتہم کے معرکۃ الآرا مقالات' علمی اور تحقیقی مضامین کو "مقالات یوسفی" کے نام سے کتابی شکل میں شائع کرنے کا عزم کیا ہے۔

بحمد للہ اس سلسلہ کی پہلی کڑی "شخصیات و تاثرات" کے نام سے شائع ہوچکی ہے جس میں حضرت مدظلہ نے اپنے ہم عصر علماء' اکابر' مشائخ اور بزرگان دین کا نہایت ہی محبت و عقیدت سے تعارف و تذکرہ فرمایا ہے۔ جو بلا مبالغہ حضرت مدظلہ کا اپنے اکابر اور ہم عصروں کے نام شاندار خراج تحسین اور نصف صدی کی حسین یادوں کا نفیس ترین مرقع ہے۔ قیمت ۔/۱۵۰ روپے

تاجر حضرات اور دینی طلبہ کے لئے خصوصی رعایت ہوگی۔ آج ہی آرڈر بک کرائیں۔ وی پی ہرگز نہیں ہوگی۔

مکتبہ لدھیانوی جامع مسجد فلاح نصیر آباد بلاک نمبر ۱۴ فیڈرل بی ایریا کراچی ۳۸

رابطے کیلئے: حافظ عتیق الرحمن' عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ' کراچی فون ۷۷۸۰۳۳۷

shadow of doubt that in the opinion of the Qadianis, Islam without the Qadiani Mirza is dead. So it is said:

"Probably in the year 1906, at the proposal of Khwaja Kamaluddin, Moulvi Muhammad Ali entered into an agreement with the Editor of *Akhbar-e-Watan* to the effect that the *Review of Religions* would publish no articles about the (Qadiani) sect; it would only publish general articles on Islam and the Editor of the *Watan* would propagate in his paper for the assistance of the Journal, *Review of Religions*. The promised Masih disapproved this proposal and it was strongly opposed by the Jamaat also. Hazrat Sahib said: 'Will you present *dead Islam* before the world by excluding me'?"

(Zikr-e-Habib by Mufti Muhammad Sadiq Qadiani, page 146, First Edition, Qadian).

"We believe that a religion which does not have the chain of prophethood *(as in Islam—Compiler)* is a dead religion. We call the religions of the Jews, the Christians and the Hindus dead only because now there are no prophets in them. If this were the position in Islam too, we would be no more than mere *story-tellers*. Why do we regard it superior to other religions? It must have some distinction."

(Malfoozat-e-Mirza, Vol. 10, page 127).

"During the lifetime of the promised Masih (Mirza Qadiani), at the proposal of Moulvi Muhammad Ali and Khwaja Kamaluddin, the Editor of *Akhbar-e-Watan* started a fund-collecting scheme in 1905 for the purpose of sending copies of the *Review of Religions* to foreign countries, on the condition that it should not contain the name of the promised Masih (Mirza Qadiani). But 'hazrate aqdas' (Mirza Qadiani) rejected this proposal saying: 'Will you present *dead* Islam by excluding me?' Thereupon, the Editor *Watan* announced the closure of this fund-collecting scheme."

(Al-Fazl, Qadian, Vol. 16, No. 32, dated 19th October, 1928, as cited in Qadiani Mazhab, pages 461-462).

QADIANIS DENOUNCE ISLAM AS THE 'CURSED, SATANIC AND CONTEMPTIBLE' RELIGION

According to the Qadiani belief, the Religion of Islam, without the prophethood of Mirza Qadiani, is only a *'collection of tales'*; it is a *'cursed, satanic and contemptible religion'*.

"That religion is no religion and that prophet is no prophet by following whom a man does not come so close to God as to be honoured with divine conversation *(i.e. Prophethood—Compiler)*. That religion is cursed and contemptible which teaches that human progress depends only on a few narrated anecdotes *(i.e. the Shari'at-e-Muhammadia which is narrated from the holy Prophet* صلی اللہ علیہ وسلم *_Compiler)* and that the *'wahi'* has lagged behind instead of going ahead .... Hence such a religion deserves to be called *satanic* rather than divine." *(i.e. Islam of the holy Prophet* صلی اللہ علیہ وسلم *is, God forbid, Satanic. —Translator).*

(Zamima-e-Braheen-e-Ahmadia, Part V, pages 138-139; Roohani Khazain, Vol. 21, p. 306).

QADIANI ARROGANCE

"How absurd and false it is to believe that after the holy Prophet صلی اللہ علیہ وسلم the door of the divine *'wahi'* has been closed for ever and there is no hope of it in the future till the Day of Resurrection — only worship tales. Can a religion having no direct trace of Almighty Allah be called a religion? I say, by Almighty God, that in this age there is no one more disgusted than myself with such a religion. *(There is no doubt about this.— Compiler). I* name such a religion as *satanic religion*, not divine (religion)."

(Zamima-e-Braheen-e-Ahmadia, Part V, page 183; Roohani Khazain, Vol. 21, p. 354).

The above-cited incontrovertible proofs indicate beyond the slightest doubt that Qadianism is an entirely different religion from Islam. The reality of the Qadiani religion is that if you accept the Qadiani Mirza as Prophet then it is all right, otherwise the Religion of Islam is abused as being dead, cursed, satanic and contemptible, and the Prophethood and Apostleship of Muhammad صلی اللہ علیہ وسلم too is denied. May not Almighty Allah deprive anyone of Wisdom and Faith!

Rasulullah, who has been incarnated in the world again to spread Islam. We do not, therefore, need any new Kalimah. Albeit, a new Kalimah would have been necessary, if some other person had been reincarnated instead of Muhammad ur Rasul Allah. So contemplate!"

(Kalimatul Fasl, page 158).

QADIANI BELIEF: PROPHETHOOD OF MUHAMMAD STANDS ABROGATED AND HIS KALIMAH STANDS CANCELLED

A little thought on the above-cited passages makes it quite clear that not only do the Qadianis consider Mirza Ghulam Ahmad to be a Prophet and Messenger (of Allah) but they also consider Mirza of Qadian a complete incarnation of .... and as such recite his (Mirza's) Kalimah. They consider as Kafirs all those who recite the Kalimah of Muhammad of Arabia .... This proves that for the Qadianis the Kalimah of Muhammad of Arabia .... stands cancelled.

If we look more closely into the issue we shall find that according to the Qadiani belief — like that of the Bahais — the period of the Prophethood and Apostleship of Muhammad of Arabia .... has expired and it stands repealed for all practical purposes, because according to the Qadiani belief the basis of salvation lies in obeying the Qadiani Mirza only. So Mirza said:

"Say to them: if you love God then come and obey me so that God also may love you."

(Mirza Qadiani's "revelation" as cited in Haqiqatul Wahi, Page 79/82, Lahore, 1952; Roohani Khazain, Vol. 22, p. 82. Also see pages 46, 62, 81, 182, 205, 277, 360, 363, 378, 395, 495, 630, 634, in Tazkirah, 2nd Edition).

"In *Braheen-e-Ahmadia*, God has called me by the name of Ibrahim, as He said: *

سلام على إبراهيم صافيناه ونجيناه من الغم واتخذوا من مقام إبراهيم مصلى........

"This means: Salutation on Ibrahim (i.e. this humble man [Mirza]). We truly made friends with him and saved him from every sorrow. And O ye who follow, let the place of Ibrahim's footsteps be the place of your prayers. That is, obey completely so that you may attain salvation."

(Arbaeen, Vol. 3, pp. 30-31; Roohani Khazain, Vol. 17, p. 420).

"As regards the assertion واتخذوا من مقام ابراهيم مصلى this is a verse of the holy Quran. Here it means: Perform your prayers and hold beliefs on the pattern of Ibrahim (i.e. Mirza Qadiani) who has been sent, and mould yourself on his model in every matter."

(Arbaeen, Vol. 3, p. 31; Roohani Khazain, Vol. 17, p.42).

"Similar is the verse واتخذوا من مقام ابراهيم مصلى which contains a hint that at a time when the Ummat-e-Muhammadia will become divided into many sects, then during the last era an Ibrahim (i.e. Mirza Qadiani) will be born and out of all the sects, the sect which follows this Ibrahim, (i.e. Mirza!), will be saved."

(Arbaeen, Vol. 3, page 32; Roohani Khazain, Vol. 17, p. 421).

"My teachings contain orders as well as prohibitions and renovation of important injunctions of the Shari'at. For this reason God has named my teachings and the 'wahi' (revelation) that comes to me as a 'boat'. Thus see, God has declared my 'wahi', my teachings and allegiance with me to be Noah's Ark and the basis of salvation for all human beings. Let he who has eyes may see and he who has ears may hear."

(Arbaeen, Vol. 4, footnote on page 6; Roohani Khazain, Vol. 17, p. 435).

Thus obedience to Mirza Qadiani's prophethood, teachings, 'wahi' and his renovated Shari'at is allegedly the only basis for salvation for all mankind. This only means, that the Shari'at of Muhammad of Arabia صلی اللہ علیہ وسلم, his teachings and 'wahi' are no longer the basis of salvation. In other words, Mirza's incarnation has rendered all these useless, [illegible]

THE PRE-MIRZA ISLAM IS THE 'DEAD RELIGION'

The above-cited quotations confirm beyond a

*This is not a Quranic verse but one of the many "verses" concocted by the fertile mind of Mirza in slipshod Arabic.

first birth as Prophet should be regarded as Kufr, but denying him in his (reincarnated) second birth as prophet should not be regarded as Kufr, when, as claimed by the promised Masih, his (Mirza's as Muhammad incarnate) spiritual attainment is stronger, complete and severe."

(Kalimatul Fasl, pages 146-147, as cited in the Review of Religions, dated March-April 1915).

"Any person who believes in Moses but does not believe in Christ, or believes in Christ but does not believe in Muhammad, or believes in Muhammad but does not believe in the promised Masih, is not only a Kafir, but a 'pakka' (confirmed) Kafir, and (he is) out of the fold of Islam."

(Kalimatul Fasl, page 110, by Mirza Bashir Ahmad, M.A.)

"The Ahmadi movement bears the same relationship to Islam as Christianity bears to Judaism."

(Muhammad Ali Lahori Qadiani cited from Mubahasah Rawalpindi, page 240).

"All such Muslims as did not swear allegiance to the promised Masih (Mirza Ghulam Ahmad of Qadian), even though they did not hear the name of the promised Masih, are Kafir and debarred from the fold of Islam."

(Aiena-e-Sadaqat, page 35, by Mirza Mahmud Ahmad Qudiani).

"It is incumbent upon us that we should not regard non-Ahmadis as Muslims, nor should we offer prayers behind them, because according to our belief they deny one of the prophets of Allah. This is a matter of faith. None has any discretion in this."

(Anwar-e-Khilafat, page 90, by Mahmud Ahmad Qadiani).

THE SO-CALLED QADIANI KALIMAH

It also became necessary in the Qadiani strategy to include the Qadiani Mirza in the meaning of the Qadiani Kalimah: لا إله إلا الله محمد رسول الله Thus it is said:

"As a result of the birth of the promised Masih (the Qadiani Mirza) a difference has cropped up (in the meaning of the Kalimah). Before the birth of the promised Masih (the Qadiani Mirza) in the world as a prophet, the words محمد رسول الله (Muhammad ur Rasul Allah) included in their meaning only such prophets as had preceded him; but after the incarnation of the promised Masih (the Qadiani Mirza) in the world as a prophet, one more prophet has been added to the meaning of محمد رسول الله (Muhammad ur Rasul Allah). Therefore on account of the incarnation of the promised Masih the Kalimah لا إله إلا الله محمد رسول الله ,God forbid, does not become abolished; it rather shines more brightly. *(Because Mirza Qadiani, the prophet of higher rank, has entered the meaning of Kalimah! Ha, without Mirza, this Kalimah remained meaningless, useless and false! That is why those who recite this Kalimah without including Mirza therein are 'Kafir', rather 'pakka Kafir'!—Compiler).* In short, the same Kalimah is (effective) even now for embracing Islam, with the only difference that the incarnation of the promised Masih (Mirza Qadiani) has added one more prophet to the meaning of محمد رسول الله.... (Muhammad ur Rasul Allah)."

(Kalimatul Fasl, page 158, by Mirza Bashir Ahmad Qadiani).

In short, the Qadiani Religion has retained the same words of the Kalimah but the Qadiani belief has changed the meaning of the Kalimah. In the Kalimah of the Muslims محمد رسول الله Muhammad ur Rasul Allah means Muhammad of Arabia صلى الله عليه وسلم but in the Qadiani Kalimah محمد رسول الله means Mirza Qadiani as Muhammad incarnate, reborn in the world as a prophet for the second time.

Thus it is said:

"Moreover, even if we accept by supposing the impossible that the sacred name of the gracious Prophet has been included in the sacred Kalimah because he is the last of the Prophets, even then there is no harm and we do not need a new Kalimah because the promised Masih is not a separate entity from the gracious Prophet as he (Mirza) himself says: "My being is exactly the being of Muhammad ur Rasul Allah." Also, "One who discriminates between me and Mustafa has neither recognized me nor seen me." And the reason for this is Allah Almighty's promise that He would reincarnate "Khatam un Nabieen" in this world once more as a prophet as is evident from the verse* "And others of them..... Thus the promised Masih (Mirza of Qadian) is himself Muhammad ur

*Please see footnote on page 27

QADIANIS* DEBASE THE ISLAMIC KALIMAH

(*QADIANIS, WHO CALL THEMSELVES "AHMADIS")

by
Maulana Muhammad Yusuf Ludhianvi

Translation from Urdu into English by
Iqbal Husain Ansari

Revised and Edited by
Dr. Shahiruddin Alvi

THE SO-CALLED BEGINNING AND PERFECTION OF MIRZA'S SPIRITUAL EXCELLENCE

It was also claimed that the era of the Makki birth of the holy Prophet صلی اللہ علیہ وسلم was only the first step in his progress of spiritual attainments, whereas the era of his Qadiani reincarnation represents the highest pinnacle of his spiritual development. Thus it is said:

"The spirituality of our holy Prophet صلی اللہ علیہ وسلم was conceived during the 5th thousand [i.e. the Makki birth] with its precise attributes and that period was not the climax of his spirituality's development. It was rather the first step to the highest pinnacle of its perfection. Thereafter this spirituality manifested itself in its full glamour during the 6th thousand, i.e., [his rebirth in Qadian] at the present time."

(Khutba-e-Ilhamiah, page 177; Roohani Khazain, Vol. 16, p. 266).

THE SO-CALLED SUPERIOR MENTAL DEVELOPMENT OF MIRZA

It is also claimed that the mental development of Mirza of Qadian was superior to that of the holy Prophet صلی اللہ علیہ وسلم Thus it is said:

"The mental development of the promised Masih (i.e. the Mirza of Qadian) was higher than that of the holy Prophet صلی اللہ علیہ وسلم And this is only a part of the superiority which the promised Masih has over the holy Prophet. The mental faculties of the holy Prophet could not manifest fully owing to the deficiency of civilization; although the ability existed. They have now manifested themselves fully through the promised Masih by virtue of the advancement of civilization."

(Review, May 1929, as cited in Qadiani Mazhab, page 266, ninth edition, Lahore)

MIRZA TERMED RECITERS OF KALIMAH OF MUHAMMAD OF ARABIA صلی اللہ علیہ وسلم AS KAFIR(!)

When it is admitted, according to the Qadiani belief, that the Qadiani Mirza is (God forbid) superior to Muhammad of Arabia صلی اللہ علیہ وسلم in dignity then it must also be necessary to believe that those who recite the Kalimah of Muhammad Arabi Rasul Allah صلی اللہ علیہ وسلم are not Muslims. In other words, the Kalimae Tayyibah, لا إله إلا الله محمد رسول الله without belief in the Qadiani Mirza becomes false. Thus it is said:

"The point is now quite clear. If it is 'Kufr' to deny the gracious Prophet it must also be 'Kufr' to deny the promised Masih, because the promised Masih is in no way a separate being from the gracious Prophet; rather he is the same [Muhammad incarnate]. If anyone is not deemed a Kafir for denying the promised Masih, then anyone else who denies the gracious Prophet also cannot be considered a Kafir. How is it possible that denying him in his

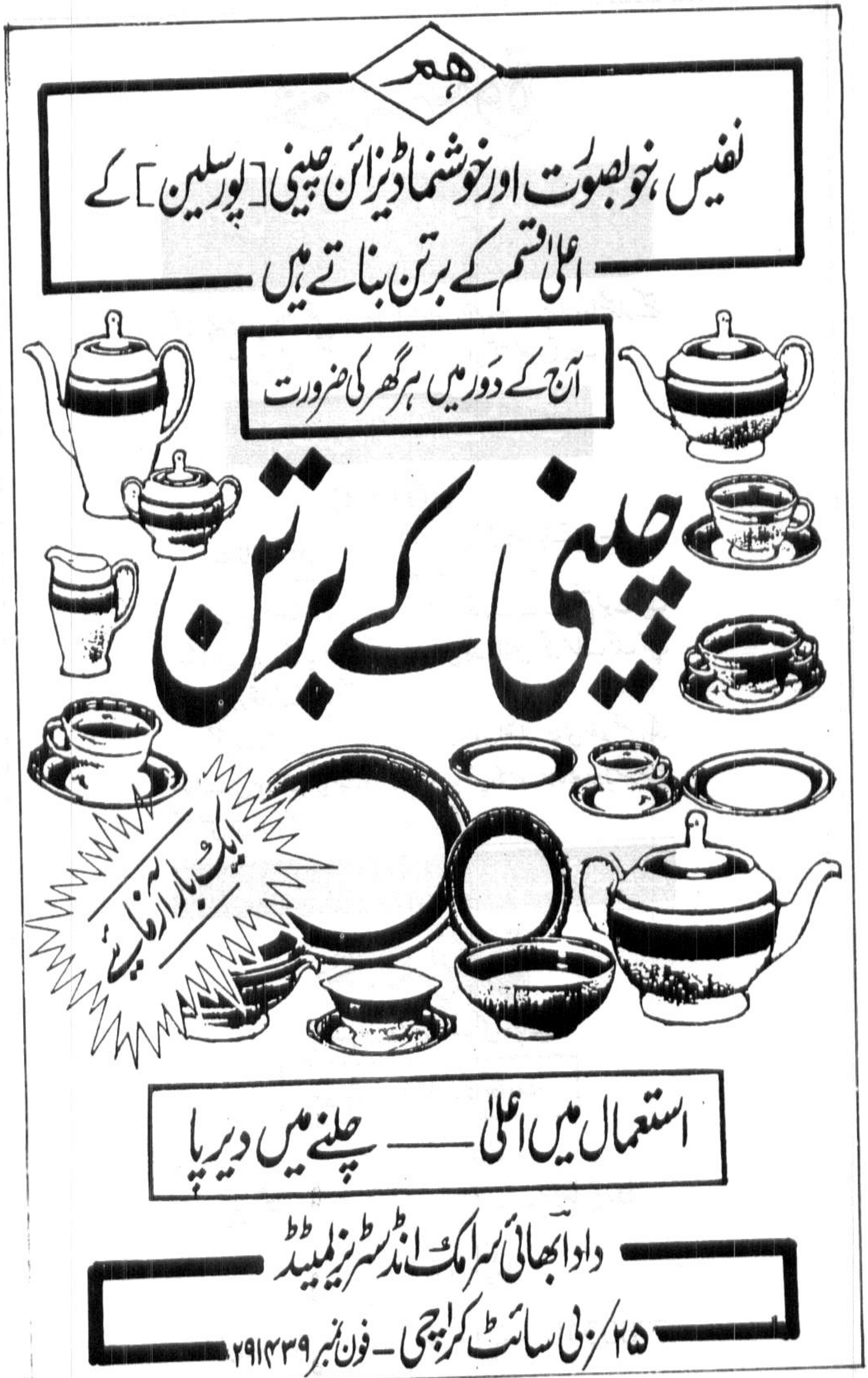
ہم
نفیس، خوبصورت اور خوشنما ڈیزائن چینی [پورسلین] کے
اعلیٰ قسم کے برتن بناتے ہیں
آج کے دور میں ہر گھر کی ضرورت
چینی کے برتن
ایک بار آزمائیے
استعمال میں اعلیٰ ——— چلنے میں دیرپا
دادا بھائی سرامک انڈسٹریز لمیٹڈ
۲۵/بی سائٹ کراچی۔ فون نمبر ۲۹۱۴۳۹

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

دنیا بھر میں آپ کے تجارتی و کاروباری تعارف کا مؤثر ذریعہ

اشتہار چھوٹا ہو یا بڑا، رنگین ہو یا بلیک اینڈ وائٹ اہم بات یہ ہے کہ وہ اشتہار کتنے لوگوں کی نظر سے گزرتا اور کتنے لوگوں پر اپنا تاثر چھوڑتا ہے۔

ختم نبوت میں شائع ہونے والے اشتہارات

80,000

سے زائد افراد کی نظر سے گزرتے اور انمٹ تاثر چھوڑ جاتے ہیں۔

آپ کی مصنوعات اور خدمات کے بھرپور تعارف کے لئے ختم نبوت ایک موثر ذریعہ ہے کیونکہ یہ صرف پاکستان ہی نہیں بلکہ چالیس دیگر ممالک تک آپ کے پیغام اور تعارف کو پہنچا سکتا ہے۔

ختم نبوت میں دیا ہوا آپ کا اشتہار صرف دنیوی اعتبار سے ہی مفید نہیں بلکہ اشاعت دین اور فتنہ قادیانیت کی سرکوبی میں یہ آپ کا حصہ ہوگا جو بروزِ حشر شافع محشر صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کا ذریعہ بنے گا۔

دینی تربیت و معلومات اور فتنہ قادیانیت کے کرتوتوں سے واقفیت کے لئے

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

پڑھیے اور دوسروں تک بھی پہنچایئے

سودی لین دین والوں سے معذرت

مزید معلومات کے لئے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت۔ ایم۔ اے جناح روڈ

پرانی نمائش کراچی

فون:۔ 7780337 ● فیکس:۔ 7780340